سَحر وجادُو

کی ماہیت وحقیقت

اور

اس کے بارے شریعت کا حکم

تالیف:
علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی

پیشکش: منتہائے نور مرکز تحقیقات، اسلام آباد
www.muntahaenoor.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں!

تعارف کتاب:

نام کتاب : سحر وجادو کی ماہیت وحقیقت اور اس کے بارے شریعت کا حکم
تالیف : علامہ سید افتخار حسین نقوی
کمپوزنگ : شاہد علی جعفری
سال اشاعت: 2018ء
تعداد : 1000
قیمت : 300روپے

سٹاکسٹ:

دانیال پلازہ، چھٹہ بختاور، پارک روڈ اسلام آباد
منتہائے نور مرکز تحقیقات، پاکستان
رابطہ:+92-333-1910220

فہرست

❁	سحر کا لغت میں معنی اور سحر کی تعریف	11
❁	سحر کی مختلف تعریفات کی جاتی ہیں	11
❁	سحر کی تعریف	11
❁	سحر کی اقسام	12
❁	کہانت:	12
❁	شعبدہ:	13
❁	شرعی حکم: شعبدہ بازی (چشم بندی)	13
❁	قرآن میں سحر کے بارے	14
❁	سحر ابلیسی فن ہے	14
❁	تتلو کا معنی	15
❁	سحر کے بارے امام رضاؑ کی مامون سے گفتگو	15
❁	حضرت سلیمانؑ کا امتحان	16
❁	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان	17
❁	انبیاء کی لغزشوں بارے روایات پر تبصرہ	18
❁	انبیاءؑ اور فرشتوں کی طرف لغزش کی نسبت دینے بارے ہمارا مؤقف	19
❁	قرآن کی حفاظت کا الٰہی انتظام	20
❁	حدیث کو پرکھنے کا معیار	20
❁	حق و باطل کا اثبات	21
❁	حق کو باطل سے جدا کرنے کا معیار	22

سحر حقیقت یا خرافات	23
علامہ طباطبائی کی رائے	23
سحر کے متعلق دو بنیادی سوالات	23
غیر معمولی اور ظاہری اسباب کے مخالف وجود میں آنے والے اعمال	24
مغیبات کی خبر دینا	25
خارق عادت، اعمال وافعال	25
آپ تجربہ کریں	26
تاثیر ملاک ومعیار	27
تسخیرات	27
قیافہ	27
ایک حیرت انگیز واقعہ	28
ستارہ شناسی	30
ارواح کو حاضر کرنے کا عمل	33
شعبدہ بازی	33
ارادہ کی تاثیر	34
معجزہ اور دیگر خارق عادت اعمال	34
کھانت شرعی حکم	35
علوم خمسہ سے مراد اور ان کی تعریفات	36
نمرود کا دعویٰ خدائی	39
علوم خمسہ کے ملحقات	42

سحر کی بحث میں استعمال ہونے والے الفاظ اور ان کے معانی	43
سحر اور معجزہ کا فرق	43
سحر کے بارے قرآنی بیان	45
ھاروت وماروت کا واقعہ	46
سحر واقعیت یا خرافات (ایسی بے عقلی کی بات جس پر ہنسی آجائے)، حق یا باطل؟	47
سحر، کرامت اور معجزہ میں فرق	47
سحر کا شرعی حکم	48
علماء امامیہ کا نظریہ	48
نظر بد کا اثر	48
حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں آنیوالے ساحر	49
سحر ایک حقیقت	50
یہودی کا عمل	50
کنوئیں سے سحر کا اثر زائل ہونا	50
سحر کا اسلام میں حکم	51
ساحر کے اعمال کی مذمت	51
سحر کا فن سیکھنا	51
سحر کے بارے فقہاء امامیہ کا نظریہ	52
جائز مقاصد کیلئے سحر کی تعلیم	52
سحر کے بارے حضرت امام صادقؑ سے ایک زندیق کا مکالمہ	53

۞	قرآن کی نظر میں سحر کے اثرات	54
۞	سحر کی تعلیمات کا ذریعہ	54
۞	سحر کو باطل واسکے اثر کو ختم کرنے کے وسائل	55
۞	ساحر کا دائرہ اختیار	56
۞	حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہما السلام کا واقعہ	57
۞	سحر کا حکم فقہ اور حدیث میں	57
۞	ساحر کے بارے شرعی حکم لگانے میں احتیاط	59
۞	سحر کا بے ثمر اور باطل ہونا	59
۞	اذن تکوینی	60
۞	منشاء کفر	61
۞	تعویذات بارے	62
۞	تعویذ کا لغوی معنی	62
۞	اصطلاحی معنی	62
۞	تعویذ سے مقصود حاصل کرنے کے بارے مختلف صورتیں	62
۞	تعویذ کی مشہور ترین صورت	62
۞	تعویذ کا استعمال	63
۞	تعویذ کا جادوگری سے تشابہ	63
۞	دُعا اور تعویذ کا تعلق	63
۞	طلسم اور تعویذ میں امتیاز	64
۞	قدیم زمانہ اور تعویذ	64

۞	عربی اور اسلامی تہذیب بلکہ دینی تہذیب	65
۞	ایرانی تہذیب	65
۞	زمانہ جاہلیت قبل از اسلام کی عربی دُنیا	65
۞	رقیہ کا استعمال	66
۞	عزیمہ	66
۞	تمیمہ	66
۞	تعویذ کا مقصد	66
۞	اسلام میں مختلف الفاظ کا استعمال	67
۞	رائج تعویذ کے نمونے اور عناوین	67
۞	امام ضامن	68
۞	اسماء الحسنیٰ کا تعویذ	69
۞	جنات کے دفعیہ کیلئے	69
۞	افریقہ میں	69
۞	تعویذات کی شرعی حیثیت	70
۞	عزیمہ اور افسون	70
۞	تمیمہ اور تعویذ کا تعلق	70
۞	جادو اور طلسم کے اثر کو زائل کرنے کیلئے اوراد اور اعمال	70
۞	اضطراب اور ذہنی پریشانی کو دُور کرنے کیلئے	71
۞	امام جعفر صادق علیہ السلام کا عظیم دستور	71
۞	خوف وڈر کیلئے	72

ازدواج کی جلدی کیلئے اور مورد نظر میں کامیابی	72
ازدواج کیلئے	73
بیٹیوں کی شادی کیلئے	73
ازدواج کی مشکل حل کرنے کیلئے	73
شوہر کی محبت حاصل کرنے کیلئے	74
اچھا مقام حاصل کرنے کیلئے	74
قرض کی ادائیگی کیلئے	74
فقہاء امامیہ سے کئے گئے چند سوالات اور ان کے جوابات	72
تعویذات ودم اور گلے میں تعویذ لٹکانے کا جواز بارے	79
اہل سنت مفسرین کے بیانات	
قرآن پاک میں بیماریوں سے شفاء ہے	79
ساری بحث کا نتیجہ	84
فقہی مسالک کی رائے	86

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سحر کا لغت میں معنی اور سحر کی تعریف

جادو، دھوکہ دینا، چالاکی، ہاتھ کا کرتب دیکھانا، شعبدہ بازی کرنا، تمام ایسے عوامل جو انتہائی دقیق، حساب شدہ، مشکل، باریک بینی سے انجام شدہ اور نامرئی ہوں ان کے ذریعہ جو عمل کیا جائے اسے سحر کہتے ہیں۔ اسی طرح باطل کو حق بنا کر پیش کرنا اور ہر ایسا عمل جس کے وجود میں آنے کا سبب مخفی و نامرئی ہو یا حقیقت و واقعیت کو اُلٹا کر کے پیش کرنا، انسانوں کے دل و دماغ پر کنٹرول حاصل کرنا، بعض مخصوص اعمال کو انجام دے کر ایسے خیالات جن کی واقعیت وحقیقت نہ ہے دوسرے شخص میں ڈالتا ہے، شیطانوں کو خاص قسم کے ذرائع اور اعمال سے اپنے اختیار میں لے لینا اور ان سے اپنی مرضی کی حرکات کروانا، دل و دماغ کو حقیقت و واقعیت سے موڑ دینا، نظر کا دھوکہ۔ یہ سارے عناوین اور معانی سحر کے عنوان میں آتے ہیں۔

سحر کی مختلف تعریفات کی جاتی ہیں

سحر کی تعریف

سحر عربی کا لفظ ہے جس کا لغوی معنی کسی چیز کی واقعی وحقیقی صورت او ماہیت کو غیر واقعی وغیر حقیقی یا خیالی امر میں تبدیلی کرتا ہے۔

سحر ایک عجیب وحیرت میں ڈالنے والے امر کو کہتے ہیں جس کی خارق عادت امور سے نباہت ہوتی ہے۔ خود سحر خارق عبادت امر نہیں ہوتا کیونکہ اس کا تعلق سیکھنے سے ہے۔

بعض برے اور ناشائستہ حرکات و اعمال کا انجام دینے سے انسان شیطانی وسوسوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

بعض علماء نے سحر کی تعریف بارے یوں تحریر کیا ہے:

مخصوص اوراد کو لکھنا یا پڑھنا یا ان کو جلانا یا خاص قسم کی چیزوں کو دھواں دینا یا تصویر کے نقوش بنانا یا پھونک مارنا یا گرہیں لگانا یا چند چیزوں کو خاص طریقہ سے رکھنا اور پھر انہیں کسی جگہ پر دفن کرنا کہ ایسے اعمال وحرکات سحر شدہ شخص کے عقل یا دل پر اثر انداز ہو۔

مثالیں: سحر کے عمل سے جو کچھ ساحر لوگوں کیلئے پیش کرتا ہے اس کی چند مثالیں اس طرح ہیں:۔

- ☆ غائب کو حاضر کر لینا
- ☆ بیدار شخص کو سلا دینا
- ☆ جاگتے ہوئے کو بے ہوش کر دینا
- ☆ دو افراد میں دوستی یا دشمنی کو برقرار کرنا
- ☆ مرد کو عورت کے قابل نہ رہنے دینا
- ☆ بیوی اور شوہر میں جدائی ڈالنا

سحر کی اقسام

سحر سے جو نتائج سامنے آتے ہیں ان کو سامنے رکھ کر سحر کی اقسام بیان کی گئی ہیں:۔

کھانت: آئندہ سے متعلق واقعات کی خبر دینا، پیشگوئی کرنا اس خیال سے کہ جنات کے بعض گروہوں نے اس بارے اسے آگاہ کیا ہے یا عامل کچھ ایسے مقدمات و اسباب جس سے وہ آگاہ و آشنا ہو سکتا ہے ان کو باہمی جوڑ کر یا ربط دیکر پیشگوئیاں کرتا ہے۔ یا سوال کرنے والے کے حالات و واقعات اس کی گفتگو سے اندازہ لگا کر ان کے بارے

پیش گوئی کر دیتا ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ کاھن وہ شخص ہوتا ہے جو جنات سے رابطہ میں ہوتا ہے اوران کے توسط سے آئندہ کے بارے خبریں دیتا ہے۔ جیسے چوری شدہ مال بارے بتانا کہ مال فلاں شخص نے چرایا ہے یا فلاں شخص کے پاس مال موجود ہے یا فلاں جگہ پر مال موجود ہے یا کسی کے قاتل کے بارے بتانا، آلہ قتل سے آگاہ کرنا اور یہ کہ وہ آلہ کہاں پر رکھا ہے۔ مخفی امور سے آگاہ کرنا، غیب کی خبریں دینا، اس قسم کے امور کو بیان کرنے کیلئے جو ذریعہ استعمال کرتا ہے اسے کھانت کہا جاتا ہے۔ اس عمل کرنے والے کو کاھن کہتے ہیں۔ یہ سحر کی اہم قسم ہے۔

شعبدہ: ایسا عمل کر کے دکھانا جس کا حقیقت اور واقعیت سے تعلق نہ ہے یہ کام تیز حرکت کرنے سے کہ دیکھنے والے کو ایسا لگے کہ فلاں چیز ہے جبکہ وہ ہوتی نہیں۔ جیسے آگ کے انگاروں کو آتش گیر دان میں رکھ کر اس تیزی سے گھمایا جائے کہ دیکھنے والے کو ایسا لگے کہ آگ کا ایک دائرہ ہے جس کے درمیان آدمی کھڑا ہے جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جب ایک شخص کشتی یا گاڑی میں بیٹھا ہو تو وہ خیال کرتا ہے کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور زمین یا دریا چل رہا ہے جبکہ ایسا نہیں ہوتا، گاڑی یا کشتی جس پر سوار ہے وہ چل رہی ہوتی ہے۔

شرعی حکم: شعبدہ بازی (چشم بندی)

تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ کام کرنا حرام ہے اور یہ سحر کی اقسام سے ہے۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے جو حدیث ''الاحتجاج'' میں ہے اس کا مفہوم بھی یہی ہے۔

قرآن میں سحر کے بارے

تفسیر عیاشی وتفسیر قمی میں اللہ کے اس قول کے متعلق ہے:

واتبعوا ماتتلوٗا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث میں آیا ہے:

''جب سلیمان کو موت آ گئی، ابلیس نے سحر کا علم اکٹھا کیا اور اسے ایک کتاب میں لکھا، پھر اس کتاب کو لپیٹ دیا اور اس کی پشت پر اس طرح لکھ دیا کہ یہ علم بڑے علمی خزانوں سے ہے، ''جو شخص یہ چاہے تو ایسا کرے جو وہ چاہے تو ویسا کرے''۔ اس پر یہ عبارت لکھ دی کہ اس علم کو آصف بن برخیا نے سلمان بن داؤد کیلئے قرار دیا تھا پھر لوگوں کیلئے راز داری سے اس تحریر کو پڑھ دیا اور انہیں چھپی ہوئی بات بتا دی جب لوگوں کو اس کی خبر ہوئی تو کافروں نے یہ سارا کچھ جان کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ سلیمان نے ہم پر غلبہ حاصل نہیں کیا مگر اس تحریر کی وجہ سے اور جو کچھ اس میں تحریر ہے یہی ان کی بادشاہت وحکمرانی کا ....تھا۔ اور مومنوں نے ان کے جواب میں اس طرح کہا کہ ایسا نہیں بلکہ سلمان اللہ کے عبد اور اللہ کے نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو قرآن میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

واتبعوا ماتتلوٗا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان۔

سحر ابلیسی فن ہے

اس میں سحر کے فن کو لکھنا، اسے ایک کتاب میں قرار دینا پھر اسے لوگوں کیلئے پڑھنا، اس کی نسبت ابلیس کی طرف دینا اس بات کے منافی نہیں کہ اس کی نسبت جن وانس کے شیاطین کی طرف دی جائے کیونکہ پورا کا پورا شر ابلیس کی طرف سے ہے اور اس لعنتی سے یہ سب کام ہوتا ہے اور ابلیس اپنے چاہنے والوں اور پیروکاروں کے ذہنوں میں ایسی

اُلٹی سیدھی فتنہ ڈالنے والی باتیں ڈالتا ہے اوران میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔

تتلو کا معنی

حدیث کے ظاہر کا معنی لفظ تتلو تلاوت سے ہے جو قرأت اور پڑھنے کے معنی میں ہے یہ بات اس کے منافی نہیں جو ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ تتلوا یکذب کے معنی میں ہے (جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹا قرار دیتا ہے) کیونکہ تتلوا سے کذب کا معنی تضمین کے باب سے ہے۔ اس قول: ''تتلو الشیاطین علیٰ ملک سلیمان'' میں مقدر یہ ہے کہ شیاطین سلیمان کی مملکت میں گڑبڑ کرتے تھے، جھوٹی باتیں پھیلاتے تھے، سلیمان کی مملکت میں جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے تھے۔ یتلوا کا اصل مادہ ولایۃ سے ہے یتلوا کو وَلی اور ولایۃ کی طرف پلٹایا جائے گا کہ کوئی شخص ترتیب وار کسی چیز کا مالک بنے کہ ایک کے بعد دوسرا بلا فاصلہ کسی چیز کا مالک بن جائے یعنی ایک جز دوسرے جز کے بعد آئے۔ اس بارے تفصیلی بحث انما ولیکم اللہ رسولہ (سورۂ مائدہ آیت ۵۷) میں موجود ہے۔

اس بحث میں بتایا گیا ہے کہ شیاطین اپنے سردار اور آقا ابلیس سے راہنمائی لے کر سلیمان کی ملکیت میں جھوٹ پھیلاتے تھے اور غلط باتیں عام کرتے ہیں۔

سحر کے بارے امام رضاؑ کی مامون سے گفتگو

کتاب العیون میں آیا ہے امام رضا علیہ السلام کی مامون کے ساتھ گفتگو میں یہ ہے ہاروت اور ماروت فرشتے تھے انہوں نے لوگوں کو سحر کی تعلیم دی تاکہ وہ جادوگروں کے سحر سے خود کو بچا سکیں اوران کی سازشوں کو ناکام بنائیں اور انہوں نے جب بھی کسی کو تعلیم دی تو اس کیلئے انہوں نے یہ بات بھی کہی کہ ہم تو فتنہ اور آزمائش کیلئے تمہارے درمیان آئے ہیں لہٰذا تم کفر (انکار) مت کرو اوراس علم کا غلط استعمال نہ کرو لیکن ان کی تنبیہ

کے باوجود ایک جماعت کافر ہوگئی۔ ان کے کفر کی وجہ یہ بنی کہ انہوں نے اس علم کو ایسے کام کیلئے استعمال کیا جس سے ان کو منع کیا گیا تھا۔ وہ ایسا عمل کرتے جس کے ذریعہ شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈلوا دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ اس عمل کے ذریعہ کسی ایک کو نقصان نہیں دے سکتے مگر اللہ کے اِذن سے ہی ایسا ہوسکتا ہے۔ (تفسیر المیزان، ج۱، ص۲۳۸)

حضرت سلیمانؑ کا امتحان

الدر المنثور میں ہے:

ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے؛ سلیمان جب بیت الخلاء میں جانا چاہتے یا اپنے ذاتی امور سے کسی کام کو انجام دینے کا ارادہ کرتے تو جرادہ جوان کی جوان بیوی تھی وہ انہیں ان کی خاتم (انگوٹھی) تھما دیتی تھی لیکن جب اللہ نے سلیمان کا امتحان لینا چاہا اور انہیں ابتلاء اور آزمائش میں ڈالا تو ایک دن ایسا ہوا کہ شیطان سلیمان کی شکل میں جرادہ کے پاس آیا اوراس سے خاتم (انگوٹھی) طلب کی، جرادہ نے وہ خاتم (انگوٹھی) اسے دے دی۔ اس کے بعد جب خود سلیمان آگئے اور انہوں نے جرادہ سے خاتم (انگوٹھی) طلب کی تو اس نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو تم سلیمان نہیں ہو، تو سلیمان سمجھ گئے یہ تو آزمائش ہے جس میں اسے مبتلا کیا گیا ہے۔ شیاطین وہاں سے چلے گئے اوران ایام میں انہوں نے ایسی تحریریں تیار کیں جن میں سحر اور کفر موجود تھا پھر ان تحریروں کو سلیمان کی کرسی کے نیچے دفن کر دیا پھر کرسی کے نیچے سے نکال کر لوگوں کیلئے پڑھا اور انہوں نے کہا کہ سلیمان لوگوں پر ان تحریروں کے ذریعہ غلبہ حاصل کرتے تھے تو یہ سن کر لوگوں نے سلیمان سے بیزاری کا اعلان کر دیا اور کافر ہوگئے۔ یہاںتک کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی یہ آیت نازل ہوئی جس میں ان کو شیاطین کے

بارے آگاہ کیا گیا۔

وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا۔

یہ قصہ دوسری روایات میں بھی آیا ہے اور یہ بہت ہی طویل قصہ ہے اور یہ ان قصص سے ہے جو انبیاء کی لغزشوں کے بارے ہے ان میں یہ واقعہ بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان

الدر المنثور میں سعید بن جریر نے اسے نقل کیا اور الخطیب نے اپنی تاریخ میں نافع سے اسے نقل کیا ہے کہ میں ابن عمر کے ہمراہ سفر پر تھا رات کا آخری حصہ تھا مجھ سے کہا اے نافع!......دیکھو کہ الحمراء ستارہ طلوع ہوگیا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں!......دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ یہی پوچھا تو میں نے کہا جی ہاں!......طلوع ہوگیا ہے تو انہوں نے یہ سن کر کہا کہ اس کے طلوع ہونے پر کوئی خوش نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ اچھا ستارہ ہے تو میں نے سوال کیا سبحان اللہ یہ تو ستارہ ہے مُسَخَّر ہے سامع اور مطیع ہے تو ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے تو تجھ سے وہ کچھ کہا جو میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ نے یہ فرمایا: سارے فرشتوں نے اللہ سے عرض کیا کہ بنی آدم کی غلطیوں اور گناہوں کے بارے اے اللہ! آپ کا صبر کیسا ہے؟ تو اللہ نے فرمایا: میں نے ان کو آزمایا ہے اور ان کو معاف کیا ہے تو فرشتوں نے کہا کہ اگر ہم ان کی جگہ پر ہوتے تو ہم گناہ نہ کرتے تو اللہ نے فرمایا: تم اپنے سے کسی ایک کا انتخاب کرو تو انہوں نے کوشش کرکے اپنے سے دو فرشتوں کا انتخاب کیا وہ دونوں فرشتے ہاروت و ماروت تھے وہ زمین پر آگئے، اللہ تعالیٰ نے ان پر ''شبق'' کو اُتار دیا۔ میں نے سوال کیا ''شبق'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد شہوت ہے پس ایک عورت ان کے پاس آجاتی ہے جس کا نام زہرہ تھا ان دونوں کے دلوں میں اس عورت کی محبت بیٹھ گئی لیکن ہر ایک اس بات کو دوسرے سے چھپالیتا تھا پھر ایک نے دوسرے سے سوال کیا کہ کیا

تیرے دل میں بھی اس عورت کے بارے ایسی بات آئی ہے جو میرے دل میں آئی ہے؟ تو اس نے کہا جی ہاں!......پھر دونوں نے اس عورت سے چاہا کہ وہ خود کو ان کے سپرد کردے تو اس عورت نے کہا کہ میں خود کو تمہارے حوالے اس وقت تک پیش نہ کروں گی مگر یہ کہ تم مجھے اس علم کی تعلیم دو جس کو پڑھنے سے تم آسمان پر چلے جاتے ہو اور پھر تم وہاں سے نیچے اُتر آتے ہو؟ انہوں نے پہلے تو وہ اسم دینے سے انکار کیا لیکن کچھ دیر بعد دوبارہ ان دونوں نے اس سے چاہا کہ وہ خود کو ان کے حوالے کردے اس عورت نے پہلے کی طرح انکار کیا وہ بار بار اس عورت سے خواہش کرتے رہے کہ وہ خود کو ان کے حوالے کردے وہ ان سے اسم مانگتی رہی، آخر کار انہوں نے وہ اسم اس عورت کو دے دیا، اُس عورت نے وہ اسم ان سے لے لیا اور اسے پڑھا اور وہ ان دونوں کے درمیان سے اُڑ گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو مسخ کرکے ستارہ بنادیا ان کے پروں کو کاٹ دیا، جب اللہ تعالیٰ سے ان دونوں نے اپنی غلطی سے توبہ چاہی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اختیار دیا کہ میں تمہیں اس حالت میں پلٹا دیتا ہوں جس کیفیت میں تم تھے لیکن قیامت کے دن میں تمہیں عذاب دُوں گا، اگر چاہتے ہو تو دنیا میں تمہیں عذاب دُوں تو جب قیامت طاری ہوگی تو تمہیں اسی حالت میں قرار دُوں گا جس میں تم پہلے تھے۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ دُنیا کا عذاب دُنیا میں ختم ہو جائے گا لہٰذا اسے اختیار کرتے ہیں تو اس طرح اُنہوں نے آخرت پر دُنیا کے عذاب کو اختیار کرلیا پس اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ تم بابل کی جانب آجاؤ، وہ بابل کی جانب آگئے، پس اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے درمیان اُنہیں اُلٹا لٹکا کر عذاب دے دیا۔

انبیاء کی لغزشوں بارے روایات پر تبصرہ

اسی طرح کی روایات شیعہ کتب میں بھی موجود ہیں جس میں امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف نسبت دی گئی ہے جبکہ ایسی روایات کو محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور یہ

صریح قرآن کے مخالف ہیں کیونکہ قرآن مجید میں فرشتوں اور انبیاء کی عصمت بارے بیان موجود ہے۔ قرآن کے منافی جو بھی بات ہوگی اسے رَد کر دیا جائے گا، وہی روایت قبول کی جائے گی جو قرآن کے موافق ہوگی۔ سیوطی نے اس مضمون کے قریب قریب ہاروت اور ماروت اور زہرہ کے بارے میں احادیث کو صحیح بھی قرار دیا ہے بعض کی اسناد بعض اصحاب تک جاتی ہے جیسے ابن عباسؓ، ابن مسعود، علیؑ، ابوالدرداءؓ، عمرؓ، عائشہؓ، ابن عمیرؓ۔

انبیاءؑ اور فرشتوں کی طرف لغزش کی نسبت دینے بارے ہمارا مؤقف

ہمارے نزدیک یہ خرافاتی قصہ ہے جس میں مکرم ومحترم فرشتوں کی طرف گناہ کی نسبت دی گئی ہے جن کی پاکیزگی اور طہارت کی گواہی قرآن نے دے رکھی ہے وہ شرک اور گناہ سے دُور ہیں جبکہ اس قصہ میں فرشتوں کی طرف سے بدترین شرک اور قبیح ترین گناہ کی نسبت دی گئی ہے۔ بت پرستی، قتل، زنا، شراب جیسے جرائم کی زہرہ ستارہ کی طرف نسبت دی گئی ہے کہ ایک وہ زانیہ عورت ہے جو مسخ شدہ فرشتہ ہے یہ ہنسانے والی حکایت ہے جبکہ زہرہ ایک آسمانی ستارہ ہے اور وہ مستقل ایک کرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے خلق کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم اُٹھائی ہے ''الجوار الکنس'' فلکیات کے علم نے آج ان ستاروں کی ھویت کو بیان کر دیا ہے اس کی عنصریت، کمیت، کیفیت اور ان کے متعلق دیگر حالات، کیفیات کو بیان کر دیا ہے۔ یہ قصہ اور اس سے پہلے جو واقعہ بیان ہوا ہے یہ سب کچھ اس عقیدہ کے مطابق ہے جو یہودیوں کے ہاں موجود ہے۔ ہاروت و ماروت کے بارے جو خرافی قصہ ہے یہ یونان میں کواکب ونجوم کے بارے جو خرافات معروف تھیں ان کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ جو شخص بھی غور کرے گا تو اس بات سمجھ سکتا ہے کہ یہ احادیث دوسری احادیث کی مانند جو انبیاء کی لغزشوں اور خطاؤں کے بارے آئی ہیں یہ سب کچھ یہود کی کارستانی ہے اور انہوں نے بڑی دقت اور گہرائی سے صدر اول کے محدثین کے ذریعہ بڑی

چالاکی سے ایسی باتیں ہمارے مکتب میں داخل کر دی ہیں۔ صدر اول کے محدثین کے نام اور عنوان سے انہوں نے ایسی باتیں ڈال دیں اور پھر اسے عام کرنے میں دوسروں نے ان کی مدد کی۔

قرآن کی حفاظت کا الٰہی انتظام

اللہ عزوجل نے اپنے دشمنوں کی ہوس رانی، ان کی لغزشوں، مکاریوں، دھوکہ بازیوں سے اپنے کلام کو محفوظ رکھا ہے، شیاطین کی شرارتوں سے اپنے کلام کو بچایا ہے، قرآن محفوظ ہے اس میں کچھ بھی شامل نہیں کر سکے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون (الحجر:۹)

و انه لكتاب عزيز لا ياتيه الباطل من بين يديه و لا من خلفه تنزيل من حكيم حميد۔ (فصلت:۴۲)

و ننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنين و لا يزيد الظالمين الا خسارا۔ (اسراء:۸۲)

ان آیات میں قرآن کا محفوظ ہونا ثابت ہے اور قرآن کے خلاف سازشوں کی ناکامی کا اعلان ہے اور یہ بھی قرآن کا اعجاز ہے۔ اللہ کا کلام مطلق ہے اس میں کسی قسم کی قید نہ ہے قرآن ہر قسم کے غلط سلط کی دخالت سے پاک ہے جو اس میں کچھ داخل کرنا چاہتا ہے تو وہ خود نقصان میں ہے

حدیث کو پرکھنے کا معیار

سنی، شیعہ دونوں کے حدیثی منابع میں یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہؐ نے

فرمایا:

''جوحدیث، اللہ کی کتاب کے موافق ہواسے لےلواور جوحدیث اللہ کی کتاب کے مخالف ہواس حدیث کوچھوڑ دو''۔

اس طرح ایک کلی میزان اور ضابطہ ہمارے لئے دے دیا ہے کہ جو اسلامی معارف، احادیث، بیانات رسول اللہؐ سے نقل ہوں یا آپؐ کے اہل بیتؑ سے یا اصحاب سے توان کو پرکھنے کا معیارقرآن ہے، میزان قراان ہے، سب کوقرآن پر پیش کیا جائے گا جو قرآن کے موافق ہو، لیاجائے گا جومخالف ہواسے چھوڑ دیا جائے گا۔

حق وباطل کا اثبات

جن کے حق ہونے کے اثبات کا معنی اور باطل کو باطل کرنے کا معنی اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ دونوں کے وصف کوقرآن بیان کرتا ہے۔بعض حضرات خاص کر ہمارے دور میں جولوگ مادی بحثوں میں غرق ہیں اور جدید عربی تمدن سے متاثر ہیں انہوں نے تفریط کا راستہ اپنایا ہے جب کہ ان کے مدمقابل بعض اخباری اور اصحاب اہل الحدیث ہیں جنہوں نے افراط کواختیار کیا، تفریط یہ ہے کہ سب کو چھوڑ دیا جائے، افراط یہ کہ بغیر جائزہ لئے ہر حدیث کو لےلیا جائےلیکن جس طرح ہر حدیث کو لے لیا یہ حق کو باطل سے جدا کرنے کے معیار کو جھٹلانا ہے اور نبی اکرمؐ کے بیان کولغو اور باطل کی طرف سے نسبت دینا ہے اور یہ قرآن کی بھی نفی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

ما آتا کم الرسول فخذوہ و ما نھا کم عنه فانتھوا (الحشر:۷)

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء:۶۴)

واضح رہے ان دو آیات میں رسول اللہؐ کا قول حجت ہے، ایسے نہیں ہوگا کہ ہم

رسول اللہؐ کے بیان کو چھوڑ دیں بلکہ ان کے بیان شدہ مطالب کو لینا ہوگا، انہیں بالکل ترک نہیں کر سکتے لیکن۔خدشہ یا احتمال سے کہ اس میں جھوٹ شامل ہو یا ایسا نہ کہا کہ اس بنیاد پر سب کو چھوڑ دیں یہ درست نہیں اور یہ بات بڑی واضح ہے کہ انسانی معاشرہ کے اندر جو کچھ چل رہا ہے اور جو سب انسانوں کا آپس میں تعامل ہے اس کی نفی تو نہیں کی جاسکتی۔

دوسری طرف یہ بات بھی ہے کہ حضور پاکؐ کی سنت کو بیان کرنے میں بہت کچھ تحریف بھی ہوئی ہے لیکن اس کو جاننے اور صحیح کو غلط سے جدا کرنے کیلئے اصول وضوابط بنا دیئے گئے ہیں۔انسان کے روز کے معاملات اس طرح چل رہے ہیں جھوٹ اور ملاوٹ بھی موجود ہے لیکن صحیح اور سچ بھی موجود ہے۔سیاسی زندگی کو دیکھ لو اس میں بھی ایسا ہی ہے ہر بات کو سن کر فورا مان نہیں لینا چاہیے بلکہ اس بات کو پرکھنے کیلئے اسے نقل کرنے والے کو دیکھتے ہیں اس خبر کے سیاق وسباق کو بھی دیکھتے ہیں اور کسی بھی خبر کی صحت وسقم کو جاننے کیلئے جو ضابطے ہیں ان کو سامنے رکھا جاتا ہے، اسی بنیاد پر ہم کچھ باتوں کو قبول کرتے ہیں اور کچھ کو رَد کرتے ہیں۔

حق کو باطل سے جدا کرنے کا معیار

یہی حال حضور پاکؐ کی احادیث بارے ہے۔حق وباطل کی جدائی کا معیار دیا گیا ہے اس کو سامنے رکھ کر صحیح کو لینا ہوگا غلط کو چھوڑ نا ہوگا۔اس کے لئے ایک کلی ضابطہ یہ دے دیا گیا کہ حدیث کے مضمون کو قرآن پر پیش کرو جو اس کے مطابق ہوتو اسے لےلو اور جو اس کے مخالف ہوتو اسے چھوڑ دو البتہ جو فقہ سے مربوط مسائل ہیں تو اس حوالے سے جو احادیث ہیں اس کے بارے ضوابط اور اصول وقواعد کو علم اصول الفقہ میں بیان کیا گیا ہے۔ان قواعد کی روشنی میں ہی فقہی مسائل کا استنباط کیا جاتا ہے۔

سحر حقیقت یا خرافات

اس سوال کا جواب ان بیانات کی روشنی میں یہ ہوا کہ سحر دو طرح کا ہے:

۱۔سحر واقعی اور تاثیر گزار ۲۔سحر غیر واقعی، خرافات اور خیالی و وہمی

علامہ طباطبائی کی رائے

علامہ طباطبائی سحر کے واقعی ہونے اور اس کی موجودگی کے بارے اس طرح رقمطراز ہیں:

''غیر طبیعی اور خارق عادت اعمال میں ایسے امور ہیں جو کسی طبیعی اور عادی سبب کی طرف منسوب نہیں ہوتے جیسے مخفی امور کی خبر دینا، ایک دوسرے کے درمیان محبت یا دشمنی ایجاد کرنا، گرہیں لگانا، گرہیں کھولنا، سلا دینا، موکلات کو حاضر کرنا، ارادہ سے اشیاء کو حرکت دینا، اسی قسم کے امور جن کو ریاضت اور نفس کشی سے انجام دیتے ہیں یہ سب قابل انکار نہیں کیونکہ یا تو ان امور کو خود دیکھا ہے یا ایسے افراد نے ہمارے لئے ایسے واقعات کو نقل کیا ہے جس کے بارے انکار نہیں کر سکتے۔ یہ امور درحقیقت علم سے غلط استفادہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسباب موجود ہوں جو عالم میں مؤثر ہوں اور ان اسباب کو روکا نہ جائے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مواقع پر اذن الٰہی سے سحر مؤثر ہوتا ہے''۔

سحر کے متعلق دو بنیادی سوالات

اس پوری بحث میں ہم نے سحر کے متعلق دو بنیادی سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔ پہلا جواب یہ ہے کہ سحر واقعیت رکھتا ہے، یہ خرافاتی اور خیالی امر نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سحر کی کچھ اقسام برحق ہیں ان کی تعلیم حاصل کرنا بھی صحیح ہے تاکہ اس کے ذریعہ ساحروں کے سحر کو باطل کیا جائے اسی طرح ہاروت و ماروت کے توسط سے بابل کے

لوگوں کو ہاروت اور ماروت نے سحر کی تعلیم دی۔ یہ اللہ کی طرف سے مخلوق کا امتحان تھا لیکن بابل والوں نے اس علم کا باطل اور ناحق کاموں کیلئے استعمال کیا اور شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کیلئے اس کو استعال کیا لیکن سحر کی تاثیر اللہ کے ارادہ کے بغیر ممکن نہیں ہے اسباب کا خالق اللہ ہے اور اسباب کی تاثیر بھی اللہ نے رکھی ہے۔ اللہ جب چاہے کسی بھی سبب کی تاثیر کو روکنا چاہے تو روک سکتا ہے جس طرح جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش میں پھینکا تو آگ کی تاثیر کو اللہ نے روک دیا اور آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے گلزار بن گئی جیسا کی سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۲ میں ہے۔ اس آیت میں جو مطالب بیان کئے گئے ہیں وہ اس طرح ہیں:

۱۔سحر کی تکوینی تاثیر ہے۔ ۲۔ذاتی استقلال نہیں ہے۔

اس کا معنی یہ ہے کہ سحر کی تاثیر سبب کے قانون سے خارج نہیں ہے۔ قانون سبب اللہ کے مقدرات سے ہے۔ سحر کی خارجہ اور تکوینی تاثیر اس معنی میں نہیں ہے کہ ساحر نے اللہ کے مقدرات، میں تصرف کیا ہے اور تکوینی اسباب کے نظام کو عبور کر لیا ہے اور اللہ کی صفت خالقیت و مدبریت و اولویت میں خلل ڈالا ہے اور نظام الٰہی میں جو قوانین جاری ہیں ان پر غلبہ حاصل کر لیا ہے بلکہ ساحر کا عمل اس طرح ہے کہ اس کا عمل بھی اسباب اور مسببات کے قانون سے باہر نہ ہے۔ یہ ایسے اسباب سے ہے کہ جن کی مسببیت اور تاثیر قضاء الٰہی سے ہے، اگر اللہ تعالیٰ سبب اور مسبب کے درمیان حائل ہو جائے تو سبب اپنی سببیت کو کھو بیٹھے گا جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے۔

غیر معمولی اور ظاہری اسباب کے مخالف وجود میں آنے والے اعمال

یہ بات سب کیلئے معلوم ہے کہ غیر معمولی ظاہری اسباب کو توڑتے ہوئے ایسے اعمال اور افعال ہمارے مشاہدہ میں آتے ہیں کہ بہت کم ہی ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے

عام اسباب کو توڑنے والے غیر معمولی واقعات، حادثات، افعال و اعمال کا مشاہدہ نہ کیا ہو۔ لیکن ان تمام واقعات و حادثات و افعال و اعمال کے بارے اگر دقیق مطالعہ کیا جائے اور گہرائی میں جا کر وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو دیکھیں تو سب واقعات کسی نہ کسی طبعی سبب کی طرف پلٹتے ہیں اگر چہ وہ سبب دُور کا ہی کیوں نہ ہو۔ بہت سارے ایسے غیر معمولی واقعات کو انجام دینے والوں نے ان کے بارے محنت و مشق کرنے کے حوالے سے انجام دیا ہے جیسے زہر کھا لینا اور اس کا اثر نہ ہونا، بھاری چیز کو آسانی سے اُٹھا لینا جسے عام شخص نہیں اُٹھا سکتا، جلتی آگ منہ میں لے لینا، آگ کا دہکتا انگارہ نگل جانا، لوہے کی سلاخ اپنے جسم میں داخل کر دینا، فضاء میں لٹکی معمولی سی رسی پر چلنا، ایک بلندی سے خود کو نیچے گرا دینا۔ اسی قسم کے غیر معمولی واقعات کے پیچھے کوئی نہ کوئی سبب موجود ہوتا ہے جس سے عام آدمی آگاہ نہیں ہوتا۔ ایک شخص کاغذ پر تحریر لکھتا ہے جو نظر نہیں آتی فقط وہی پڑھتا ہے جس نے لکھا ہے کہ وہ ایسے مائع سے لکھتا ہے کہ اسے آگ دکھانے سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کے بہت سارے اور غیر معمولی واقعات ہیں جن کا ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔

مغیبات کی خبر دینا

یہ اس طرح سے ہے کہ مغیبات کی خبر دینا خاص کر مستقبل کے حالات بتا دینا، کسی سے محبت بڑھ جانا، کسی سے بغض ہو جانا، کسی سے دشمنی ختم ہو جانا، کسی کو لمبی نیند سلا دینا، مختلف ریاضتوں کے نتیجہ میں خاص قسم کے اعمال صورت پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ خارق عادت اعمال کم و بیش ہر ملک میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

خارق عادت، اعمال وافعال

ہندوستان، پاکستان، ایران، عرب میں بعض ایسی ریاضتیں کی جاتی ہیں جس

سے خاص قسم کی قوت ریاضت کرنے والوں کو حاصل ہو جاتی ہے جس کی غیر معمولی تاثیر ہوتی ہے بعض اعمال بارے مشقیں کی جاتی ہیں مشقیں کرنے والے میں قوت ارادی کا دخل بھی ہے۔ عقیدہ کا بھی اثر ہے جیسے کسی کے بارے یقین کر لینا کہ وہ ایسا کام کر سکتا ہے کسی پر اندھی عقیدت کا بھی اثر ہے، خاص قسم کے الفاظ تحریر کرنا، محبت یا نفرت کے حصول کیلئے، ان سب میں ایک تاثیر ہے جو ارادہ کرنے والے کے تابع ہے۔ بچے کے سامنے آئینہ لگا دیتا ہے پھر کچھ پڑھتا ہے اسی طرح میت کی روح کو حاضر کرنا، موکلات کو حاضر کرنا، جنات سے باتیں کرنا وغیرہ۔

آپ تجربہ کریں

ان سب اعمال میں خاص شرائط ہیں جو تاثیر کرنے والے کے ارادہ کو وجود میں لاتی ہیں جب کسی کے بارے علم یقینی ہو تو وہ شخص جو اس کو کچھ دے دیتا ہے جس کا وہ تخیل کرتے ہیں آپ خود تجربہ کریں آپ اپنے آپ کو تلقین کریں کہ فلاں چیز اس طرح ہے فلاں شخص آپ کے پاس موجود ہے جو آپ کو دیکھ رہا ہے اور آپ اسے دیکھ رہے ہو اس کی تصویر کو اپنے ذہن میں لے آؤ اور خود کو اس کے بارے یقین دلاتے رہو کہ وہ ایسا ہی ہے پھر تم اس کو اپنے خیال میں اس طرح لے آؤ کہ کوئی شک نہ ہو اس کے عدم کی طرف توجہ نہ دیں اور نہ ہی اس کے غیر کی طرف توجہ دیں تو آپ اپنے سامنے وہی پاؤ گے جس کا آپ نے سوچا ہے آپ ایسی قسم کی بیماری کے علاج میں بعض اطباء دیکھتے ہیں کہ بیمار کو اس کی صحت کی تلقین کر کے اس کا علاج کرتے ہیں۔ ایک حکیم کہہ رہا تھا کہ آپ روزانہ خود سے یہ کہیں کہ میرا وزن ۸۰ کلوگرام ہے، خود سے یہی کہتے رہیں دس پندرہ دن میں دیکھیں گے کہ آپ کا وزن ۸۰ کلوگرام ہو گیا ہے۔

تاثیر ملاک و معیار

اس ساری بحث سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں۔اس قسم کی تاثیر کا ملاک اور معیار یہ ہے جو خارق عادت کام کرنا چاہتا ہے تو اس کا علم قطعی اس تاثیر کے بارے ہوتا ہے وہ اس میں رُک نہیں سکتا کہ جو وہ کر رہا ہے اس کا یقینی طور پر حتمی طور پر اس قسم کی تاثیر ضرور ہوگی اور ویسا ہی ہوتا ہے لیکن اس علم کا جو کچھ خارج میں ہے اس کے مطابق ہونا ضروری نہیں جیسا کواکب کی تسخیر کرنے والوں کا عقیدہ ہوتا ہے کواکب کی تاثیر کے بارے میں کہ ارواح جو اجرام فلکیہ کے ساتھ مربوط ہیں۔ہوسکتا ہے اسی قسم سے فرشتے ہوں یا شیاطین ہوں جن کا استخراج دعاؤں والے کرتے ہیں یا خاص اسماء کے ذریعے نکالتے ہیں، وہ ان اسماء کو خاص طریقہ سے پڑھتے ہیں۔

تسخیرات

فرشتے یا جن یا انسانوں یا حیوانات وغیرہ کی ارواح کا تسخیر کرنا یہ عمل بھی سب حرام ہے اور یہ سحر کی اقسام سے ہے۔

شرعی حکم

قیافہ شناسی کی ہر قسم تمام فقہاء کے نزدیک حرام ہے، خلاف شریعت ہے۔

قیافہ

شرع مقدس کے نسب کے سلسلہ میں بتائے گئے اصول سے ہٹ کر کسی کو قیافہ (کھوج لگانے سے اندازہ لگانے سے) کے ذریعہ کسی کے ساتھ نسب میں ملحق کرنا، قیافہ شناسی کے ذریعہ یہ قرار دینا کہ فلاں شخص فلاں کا بیٹا ہے یا فلاں کا بھائی ہے جبکہ شرعی نقطہ نظر سے ایسا نہیں ہوتا۔قیافہ شناسی کی یہ قسم سحر سے ملحق ہے۔

شرعی حکم:

فقہاء نے بیان کیا ہے کہ سحر کی جو اقسام بیان کی جاتی ہیں ان میں ہر قسمی تسخیرات بھی ملتی ہیں، تسخیر کا عمل ناجائز ہے۔فرشتے یا جن یا کسی کی رُوح کو اپنے کنٹرول میں لانے کی کوشش کرنا حرام عمل ہے، گناہ ہے کیونکہ یہ کسی مخلوق کو نقصان واذیت دینا ہے جو گناہ ہے۔

بحارالانوار ج ۱۱ میں امام صادق علیہ السلام کے حالات میں واقعہ درج کیا گیا ہے:

ایک حیرت انگیز واقعہ

علی بن ھبیرہ بنی عباس کے حکمرانوں سے تھا اس کا ایک غلام تھا جس کا نام رفید تھا۔حاکم اس سے ناراض ہوا اور اس کے قتل کا ارادہ کرلیا۔رفید نے حضرت امام صادق علیہ السلام کے پاس پناہ لے لی۔امام صادق علیہ السلام نے فید سے کہا کہ تم واپس علی بن ھبیرہ کے پاس چلے جاؤ اور اس سے کہو کہ امام صادق علیہ السلام نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میں نے فید کو پناہ دے دی ہے لہٰذا اسے تکلیف واذیت نہ دو۔غلام رفید نے عرض کیا: میرے مولا وہ بداعتقاد شامی ہے۔حضرت نے فرمایا تم جاؤ اور میرا پیغام اسے دے دو۔رفید کہتا ہے کہ میں روانہ ہوگیا راستہ میں بیابان میں ایک عربی مجھے ملا مجھ سے اس عربی نے سوال کیا تم کہاں جارہے ہو؟ کیونکہ تیرا چہرہ یہ بتا رہا ہے کہ تو نے قتل ہوجانا ہے پھر اس نے کہا مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ اس نے میرا ہاتھ دیکھا اور کہا کہ تیرے پاؤں بھی مقتول کے پاؤں ہیں۔اس نے میرے پورے جسم کو دیکھا اور کہا کہ یہ پورا جسم مقتول کا جسم ہے۔پھر مجھ سے کہا کہ اپنی زبان دکھاؤ۔جب اس نے میری زبان کو دیکھا تو کہا کہ تجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا کیونکہ اس زبان میں ایک ایسا پیغام ہے اگر اس پیغام کو بلند و بالا محکم پہاڑوں پر جا

کر پڑھو تو وہ بھی نرم ہو جائیں گے۔ رفید کہتا ہے جب میں اپنے مولا علی بن ھبیرہ کے پاس پہنچا اس نے میرے قتل کا حکم دیدیا، میرے ہاتھوں کو باندھ دیا گیا، جلاد تلوار لے کر میرے سر پر آن کھڑا ہوا، میں نے کہا اے امیر تم نے مجھے زبردستی گرفتار نہیں کیا میں خود تیرے پاس چل کر آیا ہوں، میرے پاس ایک بات ہے جو میں تجھے خلوت میں بتانا چاہتا ہوں، آپ کی مرضی پھر مجھے قتل کر دو یا مجھے معاف کر دو۔ اس نے تنہائی کا آرڈر کر دیا تو میں نے اسے بتایا کہ میرے اور تیرے مولا و آقا جعفر بن محمد علیہما السلام نے آپ کو سلام کہا ہے اور آخر تک پوری بات اس سے کہہ دی تو اس نے یہ پیغام سن کر مجھ سے کہا یہ سچ ہے کہ جعفر بن محمد علیہما السلام نے تم سے ایسا ہی کہا ہے اور میرے لئے سلام بھیجا ہے؟، میں نے قسم اُٹھائی اور تین مرتبہ اس بات کو دہرایا تو اس نے یہ سن کر مجھ سے کہا کہ میرے دل کو سکون نہ ملے گا مگر یہ کہ تم اسی طرح میرے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ سے باندھو۔ میں نے جواب میں کہا میرے ہاتھ آگے نہیں بڑھ سکتے اور میں یہ کام نہیں کرسکتا اس نے کہا میں قانع نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ تم ایسا ہی کرو جو میں نے کہا ہے۔ تو اس کے اصرار پر میں نے اس کے ہاتھوں کو باندھا اور پھر جلدی سے کھول دیا اس کے بعد اس نے اپنی مہر والی انگوٹھی مجھے دے دی اور مجھ سے کہا کہ میں نے اپنے اختیار تیرے حوالے کئے ہیں تم جو چاہو انجام دو۔

اس واقعہ سے ایک بات تو یہ سامنے آتی ہے کہ قیافہ شناسی ایک علم ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو کچھ قیافہ شناس کو نظر آرہا ہوتا ہے اس کا توڑ کرنے والا الٰہی نمائندہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس واقعہ میں ہوا۔ (گناہان کبیرہ، ص ۸۵ تا ۹۹، تالیف آیت ا......دستغیب)

ستارہ شناسی

اس کی چار درج ذیل فروعات ہیں:۔

تنجیم: فلکیات کے اوصناع سے ستاروں کی وضعی حرکات کی بنیاد پر آگاہی دینا، جیسے چاند گرہن، سورج گرہن کی خبر دینا، چاند کی منزلوں کے بارے آگہی دینا کہ فلاں دن فلاں برج میں ہوگا یا سورج کی منازل کے بارے آگاہ کرنا کہ فلاں دن فلاں برج سے کس برج میں جائے گا۔

شرعی حکم:

یہ عمل کلی طور پر ممنوع اور حرام نہیں ہے۔

۲۔ کواکب کے باہمی اتصال یا انفعال کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہونے والے زمینی یا آسمانی حادثات و واقعات کے بارے خبر دینا اس عقیدہ سے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا خالق ہے اور اسی نے ان میں یہ تاثیر رکھی ہے ان کواکب کو اپنے اثرات کی ایجاد میں مستقل نہ جانے۔ بعض تجربات کی بنیاد پر خبر دے کہ بعض پرندوں کا مخصوص آواز نکالنا اور اس کا مطلب ہے کہ بارش آنے والی ہے یا کتوں کا بے وقت بھونکنا کسی حادثہ کا پیش خیمہ ہے یا بلی کا مخصوص انداز میں اُلٹا ہو جانے سے اندازہ لگانا کہ صاحب خانہ سفر پر جانے والا ہے۔ اسی قسم کے اور امور۔

شرعی حکم

جب ان امور میں ان اشیاء کے مستقل مؤثر ہونے کا عقیدہ نہ رکھا جائے تو شرعاً کوئی ممانعت نہ ہے۔

۳۔ ارضی و سماوی حوادث کے بارے فلکی حرکات کی بنیاد پر قطعی اور یقینی خبر دینا،

ستارگان کا اپنے ابراج میں مخصوص حالت میں موجود ہونے کا فلاں اثر یقینی ہے، ایسا ہی ہونا ہے اس کے خلاف نہ ہوگا۔

شرعی حکم

اس قسم کی خبر دینے کو فقہاء نے حرام قرار دیا ہے اور اس بارے بہت ساری احادیث موجود ہیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جس کسی نے تنجیم یا کاھن کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُتارا ہے وہ اس کا انکاری ہو گیا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''منجم، کاھن اور ساحر تینوں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

شرعی حکم

پہلی صورت: ستارگان و بروج وفلکی حرکات وسکنات کو تاثیر میں مستقل جانا اور اس طرح کہ ان حالات کو علت تامہ سمجھنا کہ اس میں تخلف نہیں ہوسکتا تو تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ اس قسم کا عقیدہ کفر ہے۔ چاہے وہ صانع عالم کا انکاری ہو یا انکاری نہ ہو جو بھی کواکب کو مدبر (تدبیر کنندہ) عالم جانے تو اس نے کفر اختیار کیا۔

دوسری صورت: کواکب کی تاثیر اور فلکی اوصناع وحالات کی تاثیر کو اللہ کے اذن سے مشروط جانے، یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ تاثیر رکھی ہے یہ صورت کفر کا سبب نہیں ہے لیکن یہ ایسا نظریہ ہے کہ جس کی بنیاد علم ویقین پر نہ ہے کیونکہ ہمارے پاس اس کی مضبوط دلیل ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ستارگان وفلک اور ان کے اوصناع کو مدبر (تدبیر کنندہ) عالم بتایا ہو اور ان کے لئے با قاعدہ نظام ہو اور ان کا یہ ہی کام ہو۔

تیسری صورت: مذکورہ عقیدہ اس طرح ہو کہ ان میں شعور وارادہ نہ ہے۔ یعنی علویات کی سفلیات میں تاثیر جیسے آگ کی تاثیر جلانے میں اس ترتیب سے کہ اللہ کا ارادہ ایسا ہی ہے کہ جب آگ کے ساتھ کوئی جسم درمیان میں بغیر رکاوٹ کے لگے گا تو آگ اسے جلا دے گی۔ اسی طرح اگر فلاں کوکب فلاں کے ساتھ اتصال کرے گا تو فلاں نتیجہ ہوگا۔ گویا دو موجود کے درمیان ایک عادی وطبیعی اقتران وملاپ ہے کہ یہ ایک عقلی سلسلہ ہے تو ایسا عقیدہ بھی کفر کا موجب ہے لیکن ایسا عادی ربط دو کے درمیان اس پر بھی کوئی منطقی دلیل نہ ہے البتہ تجربہ کو اس کی بنیاد کہا جا سکتا ہے اس میں تخلف بھی ہوسکتا ہے۔ اگر دونوں کے ملاپ کے نتیجہ میں تخلف کا عقیدہ رکھتا ہو تو پھر کفر نہ ہے۔

چوتھی صورت: فلکی اوصناع کو حوادث کیلئے علامت ونشانی قرار دے جیسے قمر اور زحل میں اقتران ہوگا تو یہ بارش آنے کا پیش خیمہ ہے اور یہ کہ ایسی بارش ہوگی جو مفید ہوگی۔

حکم شرعی:

فلکی اوصناع و کیفیات کو حوادث کے رونما ہونے کے واسطے علامت اور نشانی قرار دینے کو فقہاء سے کسی نے کفر نہیں کہا۔ اوصناع علویات کا مخصوص کیفیات میں ہونے سے مخصوص قسم کی تاثیرات کا کشف ہونا احادیث میں بھی وارد ہوا ہے لیکن ان امور کے بارے مکمل اور پوری معلومات منجم نہیں دے سکتا۔

علم نجوم بارے حضرت امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

''علم نجوم مکمل طور پر دسترس میں کسی کے نہیں ہے بطور ناقص تو اس کا فائدہ نہ ہے۔ روایات سے واضح ہوتا ہے کہ جو کچھ منجم کے پاس ہے یہ اصل حقیقت کا عشر عشیر ہے۔ احتمال کے طور پر ان کے بیانات کو دیکھا جائے اسے قطعی اور حتمی نتیجہ کے عنوان سے نہ دیکھا جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

ارواح کو حاضر کرنے کا عمل

اسی طرح وہ لوگ جو ارواح کو حاضر کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، رُوح کے حاضر ہونے پر ان کے پاس مضبوط دلیل نہیں ہوتی، ان کے اس خیال یا حواس میں ایسا ہوتا ہے جو خارج میں نہیں ہوتا وگرنہ ہر وہ شخص دیکھ لیتا جو وہاں پر موجود ہوتا، وہ سب بھی ان ارواح کو دیکھتے کیونکہ ہر ایک کیلئے طبیعی حسن موجود ہے۔ اسی بات سے یہ معمہ بھی حل ہو جاتا کہ جو شخص زندہ موجود ہے اس کی بیداری میں بغیر اس کے کہ وہ خود محسوس کرے ان کی روح کو حاضر کیا جاتا ہے کوئی اور بھی اسے محسوس نہیں کرتا، ایک انسان کی روح تو ایک ہی ہے اسی طرح ایک اور شبہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ روح تو ایک ہے جو جوہر مجرد ہے اس کا زمان اور مکان سے تعلق ہی نہیں تیسرا شبہہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ ایک ہی روح ہے وہ ایک کے پاس ایک شکل میں ظاہر ہوتا ہے جب کہ دوسرے کے پاس اور شکل میں، چوتھا شبہ کہ کیا روح جب حاضر ہوتی ہے تو وہ خبر دینے میں جھوٹ بولتے ہیں اور بعض ارواح دوسری بعض ارواح کو جھٹلا رہے ہوتے ہیں ان سب سوالات کا جواب ایک ہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ روح حاضر کرنے والے شخص کے مشاعر اور احساسات میں وہ رُوح حاضر ہوتی ہے اس طرح جسم سے طبیعی مادی اشیاء کو محسوس کرتے ہیں یہ رُوح حاضر کرنے والے کا احساس ہی ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔

شعبدہ بازی

یہ آثار غیر معمولی اور خارق عادت ہیں اسے شعبدہ بازی کہتے ہیں یہ چار فنون ہیں ان کے بعد ایک پانچواں فن آتا ہے اور وہ کیمیاء کا علم ہے وہ عناصر کی صورت کی تبدیلی کی کیفیت بارے بحث کرتا ہے بعض عناصر کی صورتوں کو بعض دیگر عناصر کی صورتوں سے

کیسے تبدیل کیا جاتا ہے ان علوم کو علوم الخمسہ الخفیہ کا نام دیتے ہیں۔

ارادہ کی تاثیر

تاثیر رکھنے والے ارادہ کا مالک اپنے ارادہ میں اپنے نفس کی قوت اور اپنی انانیت کے ثبات پر بھروسہ کرتا ہے جیسا کہ ریاضتوں والے افراد اپنے ارادہ میں تاثیر کے مالک ہوتے ہیں اور اس کی قوت محدود اور مفید اثر والی ہوتی ہے۔ ارادہ کرنے والے اور خارج میں اس کا اثر محدود ہوتا ہے اور تابع ہوتا ہے ارادہ کرنے والے کے اور بعض دفعہ ریاضت کرنے والے اپنے رب پر اعتماد کرتے ہیں جیسے انبیاء اور اوصیاء ہیں جو اللہ کیلئے عبادت کرتے ہیں، اللہ پر ان کا یقین ہے وہ کچھ بھی نہیں کہتے مگر جو چاہتے ہیں اپنے رب کیلئے اور اپنے رب کے وسیلہ سے۔ یہ پاکیزہ ارادہ ہوتا ہے اس میں نفس کیلئے استقلال نہیں ہوتا جو ایک لحاظ سے اسی نفس سے ظاہر ہوتا ہے اس میں نفسیاتی مبلانات اور خواہشات کی ملاوٹ نہیں ہوتی اس کا اعتماد نہیں ہوتا مگر حق پر تو یہ اس کا ربانی ارادہ ہوتا ہے جو غیر محدود ہے اور نہ ہی مقید ہوتا ہے۔

معجزہ اور دیگر خارق عادت اعمال

اگر تاثیر کو چیلنج کیا گیا ہو جیسا کہ انبیاء کے اکثر خارق عادت اعمال میں ہوتا ہے تو اسے معجزہ کہا جاتا ہے اگر چیلنج نہ ہو تو وہ کرامت ہے یا دعا کی قبولیت ہے اگر واقعہ میں دعا شامل ہو۔

کہانت

اگر کسی جن یا روح یا اسی قسم کی کسی مخلوق سے مدد طلب کرنا اور غلبہ حاصل کرنا ہو تو اسے کھانت کہا جاتا ہے۔

کھانت شرعی حکم

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کھانت (غیب گوئی) حرام ہے اور یہ پیشہ اختیار کرنا بھی حرام ہے اوراس پر عمل کرنا، اس پر اجرت لینا سب حرام ہے۔ بعض فقہاء نے اس عمل کو سحر کی اہم اقسام سے قرار دیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ ’’جو شخص کھانت (غیب گوئی) کرے یا کاھن کے پاس اس غرض سے جائے کہ وہ اس کیلئے کھانت کرے تو ایسا شخص دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باہر نکل گیا‘‘۔

۲۔ ھیثم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ہمارے ہاں ایک ایسا شخص ہے کہ جو کوئی بھی اس کے پاس آتا ہے اوراس سے چوری شدہ مال یا گم شدہ مال کا یا اس قسم کے امور کا سوال کرتا ہے وہ اس کو اس بارے آگاہ کر دیتا ہے کیا اس شخص سے اس قسم کی معلومات پوچھنا جائز ہے؟

تو آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ساحر کے پاس جائے یا کاھن کے پاس جائے یا کسی جھوٹے کے ہاں جائے اوران کی باتوں کی تصدیق بھی کرے جو وہ اس کیلئے بیان کرے تو اس نے اپنے اس عمل سے تمام آسمانی کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اُتاری ہیں ان سب کا انکار کیا ہے‘‘۔

اس صحیح روایت کا ظاہر یہ ہے کہ پوشیدہ امور کی خبر دینا کلی طور پر حرام ہے چاہے وہ کھانت کے عنوان سے ہو یا اس کے علاوہ کسی اور عنوان سے ہو البتہ اگر مخفی امور بارے بطور احتمال ہو تو خبر دی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسے امور سے ناواقف رہنا ہی انسان کی مصلحت اور مفاد میں ہے۔

کتاب ’’الاحتجاج‘‘ میں امام صادق علیہ السلام سے ایک حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد شیاطین اور جنات کا آسمان پر جانا ممنوع ہو گیا اس بناء پر وہ اب آسمانی خبر نہیں دے سکتے وہ فقط جزئی زمینی (سفلیات) امور کو ادھورا بیان کر سکتے ہیں جس طرح انسانوں میں جھوٹے اور سچے ہیں اسی طرح جنات میں بھی جھوٹے اور سچے ہوتے ہیں لہٰذا کاھن کی کوئی بات بھی قابل اعتبار نہ ہے۔

قرآن میں حضرت سلیمان نبی کا قصہ دیکھ لیں کہ اگر جنات کو مخفی امور کی خبر ہو سکتی تو وہ حضرت سلیمانؑ کی روح قبض ہونے کے بعد بھی سال بھر کام کرنے پر نہ لگے رہتے۔ یہ واقعہ اس بات کو بیان کر رہا ہے جنات کی معلومات محدود ہیں۔ اور اگر ایسا عمل دعوت سے ہو یا عزیمت سے ہو یا رقیہ سے ہو تو اسی قسم سے تو اس کا نام سحر ہے۔

تیسری قسم: اگر امر کا دارومدار ارادہ کی قوت وضعف کے حوالے سے ہو کہ بعض کے ارادہ سے بعض دوسروں کا اثر باطل ہو سکتا ہے جیسے سحر اور معجزہ کا تقابل کر کے دیکھا جا سکتا جبکہ بعض نفوس بعض دوسروں میں تاثیر نہیں چھوڑ سکتے۔ اس کی وجہ تاثیر چھوڑنے والے قوت کے مراتب میں اختلاف کی صورت میں ہے۔ یہ تنویم کے اعمال میں مشہود ہے۔

علوم خمسہ سے مراد اوران کی تعریفات

علوم خمسہ

وہ علوم جو تاثیر کے غرائب کے متعلق بحث کرنے والے علوم ہیں وہ بہت زیادہ ہیں ان کی تقسیم بارے کافی بات کرنا اوران کو ضبط میں لانا بہت ہی مشکل ہے، ہم اس جگہ ان علوم والوں کے ہاں جو کچھ مشہور و معروف اس کو بیان کرتے ہیں ان میں سے

(۱) سیمیا ہے یہ ایک ایسا علم ہے جو ارادی قوتوں کو خاص قسم کی مادی قوتوں کے ساتھ اس طرح ملاتا ھے تاکہ طبعی امور میں حیرت انگیز تصرف کو حاصل کر لے۔ اسی سے ہے کہ خیال میں تصرف کرنا جسے آنکھوں کا سحر کہتے ہیں۔ یہ فن سحر کے تمام مصادیق میں سے زیادہ صحیح تر مصداق ہے۔

(۲) کیمیاء: یہ ایسا علم ہے جو ارادی تاثیرات کی کیفیت کے بارے بحث کرتا ہے کہ ان کا بلند و عالی قوت والے ارواح کا اتصال کس طرح واقع ہوتا ہے جیسے وہ ارواح جو کواکب کے ساتھ موکل ہیں اور حوادث سے متعلق ہیں اور ان کے علاوہ بھی ان ارواح کی تسخیر کے ذریعہ یا ان سے اتصال کے ذریعہ یا ان کی تسخیر کیلئے جنات سے مدد لینے کے ذریعہ تو یہ تسخیرات کا فن ہے۔

(۳) ھیمیا: یہ ایسا علم ہے جو اس بات سے بحث کرتا ہے کہ عالَم علوی کی قوتوں کو کس طرح سے سفلی عناصر سے مرکب کیا جائے کہ اس کے ذریعہ تاثیر کے عجائب وغرائب کو حاصل کیا جا سکے اور یہ طلسمات (جادو کی لکیریں) ہیں کیونکہ کواکب علویہ اور اوضاع سماویہ کا مادی حادثات سے ارتباط اور تعلق ہے جس طرح عناصر، مرکبات اور ان کی طبیعی کیفیات بھی اسی قسم سے ہیں لہٰذا اگر مناسب آسمانی اشکال کو کسی حادثہ کیلئے مختلف حوادث سے جوڑا جائے جیسے فلاں شخص کی موت اور فلاں کی بقاء۔ مثال کے طور پر مناسب مادی صورت کے ساتھ تو اس سے مراد کے حصول کا نتیجہ نکلے گا اور یہی معنی طلسم کا ہے۔

۴: ریمیا: یہ ایسا علم ہے جو بحث کرتا ہے کہ مادی قوتوں سے کس طرح کام لیا جائے کہ اس عمل سے ان کے آثار ونتائج آپ کیلئے ظاہر ہوں۔

ہمارے بزرگ شیخ بہائی نے کہا ہے ان فنون میں جو بہترین کتاب میں نے دیکھی ہے وہ شہر ہرات میں دیکھی، اس کتاب کا نام ”کلہ سر“ ہے۔ ہر علم کے پہلے حرف سے

اس کا نام لیا ہے وہ علوم یہ ہیں:

کیمیا، لیمیا، ھیمیا، سیمیا، ریمیا۔

ان علوم بارے حوالے معتبر کتابوں سے ہیں:

خلاصة کتب بلیناس، رسائل الخسروشاهی، الذخیرة الاسکندریه، السر المکتوم للرازی، التسخیرات للسکاکی، اعمال الکواکب السبعة للحکیم طمطم الهندی۔

کیمیا؛ کیمیا گری الکیمیاء فی الحل والعقد واتمامه فی النار ادویات مخصوصه کے حل وعقد کا نام ہے اور اس فن کی تکمیل آگ میں ہوتی ہے۔

کیمیاء سے سونا بنانا مطلب لیا جاتا ہے یعنی مختلف جڑی بوٹیوں کو کیمیائی طریقوں سے افزودہ کرنا کہ ان کو سونے، چاندی، تانبے یا سیماب پر کہ اس طرح کرنے سے سونا بن جائے۔

لیمیا: اللیمیاء فی کمال العرفان یعنی کائنات عالم میں تصرف کرنے کا نام ہے۔

لیمیا اسرار الحروف کو کہا جاتا ہے یعنی اس علم میں حروف سے کام لیا جاتا ہے۔ لیمیا اس علم کو کہتے ہیں جس سے انسان ایسی باتوں کو ظاہر کرنے پر قادر ہو جو خلاف عادت ہیں یا جو باتیں ہو رہی ہیں ان کو روک دے۔ اگرچہ اس علم تک پہنچنا نہایت دشوار ہے اور گمراہی اور ضلالت کا باعث ہے۔

کیونکہ انسان کو اپنے اوپر قابو نہیں رہتا اور پھر وہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھتا ہے۔ ارباب علم پر واضح ہو کہ بہترین فن وہ ہے جو کہ لذت اور قدرت کے کمال کا جامع ہو اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس علم میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں اس سبب سے کہ یہ علم انسان کو اسرار عالم ملوکت سے آگاہ کرتا ہے اور انسان روحانیوں سے ملاقات کرتا ہے ان کی

باتیں سنتا ہے اور معراج اس علم کی یہ ہے کہ اس علم کا جاننے والا جو چاہے کر سکتا ہے مثلاً ایسا بیمار جس کے علاج سے زمانے بھر کے طبیب عاجز آ گئے ہوں اس علم کا جاننے والا اس کا علاج کر دے گا کیونکہ یہ عالم عالم روحانیت سے مدد لیتا ہے اور طبیب جسمانیات سے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ روحانیت جسمانیات سے زیادہ قوی ہیں اور ویسے بھی اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شفاء پیدا کرتا ہوں اور مرض بعد میں۔ اور اہل علم سے پوشیدہ نہیں کہ مرض اور شفاء دونوں کا نزول عالم ملکوت سے ہوتا ہے۔

ان علوم کو اختصار میں ’’کلہ سر‘‘ کہا جاتا ہے۔ یہ پانچ حرفہ کلمہ ہے (کلہ سر یعنی کل راز) اس میں پانچ حروف ہیں (ک ل ہ س ر) ہر حرف کا اپنا ایک مطلب ہے یہ کلمہ پانچ الفاظ کا مخفف ہے اور ہر لفظ کا ایک الگ معنی ہے۔

نمرود کا دعویٰ خدائی

تفاسیر میں مذکور ہے کہ نمرود کی سرکشی اور دعویٰ خدائی کا سبب یہ تھا کہ حکماء نے اس کے لئے چھ طلاسم بنائے تھے جن کو دیکھ کر عقل ششدر رہ جاتے تھے۔ تانبے کی ایک بطخ بنا کر اس کو شہر کے دروازے پر نصب کیا گیا تھا جب بھی کوئی جاسوس یا چور شہر کے دروازے سے اندر داخل ہوتا وہ بطخ شور مچانا شروع کر دیتی اور سپاہی اس کو پکڑ لیتے تھے۔

ایک بہت بڑا ڈھول بنایا تھا جب کسی شخص کی کوئی چیز گم ہوتی تو وہ اس ڈھول کو بجاتا تھا تو ڈھول سے آواز آتی تھی کہ تیری چیز فلاں شخص کے پاس ہے۔

ایک آئینہ بنایا تھا جو شخص کسی غائب کا حال دریافت کرنا چاہتا تو وہ شخص اس آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر غائب کا تصور کرتا تو فوراً ہی غائب جس جگہ اور جس حال میں ہوتا تھا وہ آئینے میں نظر آنے لگتا تھا۔

ایک حوض تعمیر کیا تھا نمرود ہر سال ایک مقررہ دن اس حوض کے کنارے ایک

جشن منایا کرتا تھا اور تمام سردار اور امراء وحکام اطراف وجوانب سے اس کے پاس حاضر ہوتے تھے اور قسم قسم کے شربت اور دودھ وغیرہ اشیاء اپنے ساتھ لا کر اس حوض میں ڈال دیتے تھے پھر اس میں گلاس ڈال کر بھرتے تو جو چیز جس نے ڈالی تھی وہی اس کے گلاس میں آتی تھی ایک قطرہ تک کسی دوسری چیز کا نہ آتا تھا۔

ایک تالاب تعمیر کیا تھا جب دو آدمیوں میں جھگڑا ہوتا تھا تو دونوں اس تالاب پر آتے تھے جو ناحق ہوتا تھا پانی اس پر چڑھ دوڑتا تھا اور آہستہ آہستہ اس کو ڈبوتا چلا جاتا تھا اگر وہ اپنی غلطی تسلیم نہ کر لیتا تو پانی اس کو ڈبو دیتا تھا۔

اس کے محل کے سامنے ایک درخت تھا اور اس درخت کا کمال یہ تھا کہ جتنے بندے اس کے نیچے آتے جاتے تھے اسکا سایہ پھیلتا چلا جاتا تھا۔

ہاشم بن حکیم المقنع کیمیا کا بہت بڑا ماہر تھا اس حد تک کہ ایک مرتبہ اس کے پیروکاروں نے اس کو کہا کہ ہم تیری طرف آتے ہیں تو راستے میں بڑی بڑی کھائیاں اور پہاڑی راستے ہیں درندوں اور ڈاکوؤں کا خوف الگ ہے اور چاند کبھی نکلتا ہے اور کبھی بادلوں میں چھپ جاتا ہے اور مہینے کی آخری تاریخوں میں تو نظر بھی نہیں آتا۔ تو المقنع نے کہا کہ ایسی بھی کیا بات ہے میں اپنے بندوں کے لئے ایک الگ چاند نکال لیتا ہوں اس طرح اس نے اس زمانے میں ترکستان کے شہر یا قصبہ نخشب سے ایک چاند نکالا تھا جس کی روشنی بارہ میل دور سے نظر آتی تھی۔ اور یہ چاند المقنع کے مرنے کے ستر سال بعد تک بھی نکلتا اور غروب ہوتا تھا اور اس چاند کی ٹائمنگ (درستگیٔ وقت کہ ایک لمحے کا فرق نہیں ہونے پاتا تھا) اتنی زبردست تھی کہ جیسے ہی سورج غروب ہوتا تھا یہ چاند نکلتا تھا اور جیسے ہی پو پھوٹتی تھی تو یہ چاند واپس کنوئیں میں چلا جاتا تھا۔

هیمیا

الهیمیا فی التسخیر النجوم یعنی علم هیمیا کواکب کے اثرات کو مسخر اور زیر اثر لانے کا کا نام ہے۔

هیمیا تسخیر الارواح کو کہا جاتا ہے یعنی تسخیر کواکب سبعہ جو فواعل علوی ہیں اور تمام سفلیات اس کے زیر اثر ہیں۔

اُردو ادب میں قصہ چہار درویش میں اس علم کا تذکرہ ہے تفصیل کیلئے دیکھیئے پہلے حصہ میں حاتم طائی کے عنوان والا حصہ۔

سیمیا: السیمیاء فی عرفان الحیوان یعنی علم سیمیا جانوروں کی زبان جاننے اور ان کے خواص معلوم کرنے کا نام ہے۔ سیمیا میں خیالات پر تصرف ہوجاتا ہے اور صاحب رماد جیسا کہتا ہے ویسا ہی ہوتا ہے (یہ سحر کی اعلیٰ قسم ہے) مثلاً سورج کو دن میں پوشیدہ کر لینا اور رات کو نکال لینا، دن کو ستارے دکھا دینا، (ہندی میں اس کو بھان متی کا تماشہ کہتے ہیں)۔

اصل الاصول اس فن میں تین چیزیں ہیں:

۱۔عظام ۲۔رماد ۳۔مداد

ان میں سے ہر ایک کا بیان تفصیل طلب ہے یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ہے بلکہ ایک سیمیا ہی کی کیا بات سارے کے سارے علوم یعنی کیمیا، لیمیا، ہیمیا، سیمیا اور ریمیا کے لئے ایک الگ دفتر چاہیئے۔ صاحب انسان کامل سید عبدالکریم بن ابراہیم جیلی اپنی شہرہ آفاق کتاب الانسان کامل میں فرماتے ہیں کہ ولایت کی راہ میں میرا اس راستے سے گزر ہوا لیکن میں نے اس کو مہلک جان کر چھوڑ دیا۔

ریمیا: علم ریمیاء اپنے نفوذ واثر میں ضعیف العمل ہے اس کو عرف عام میں شعبدہ کا نام دیا گیا ہے۔

ریمیا شعبدہ بازی کو کہتے ہیں مثلاً سونے کا مکان بنانا، ایسا گھر بنانا جس کو باہر سے دیکھنے سے ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس مکان کو آگ نے لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ایسا مکان جس میں رات کو سورج نظر آئے، چراغوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا۔

ان پانچوں علوم کو سحر کی اقسام میں شمار کیا جاتا ہے اور سحر کے بارے جو تفاصیل بیان ہوئی ہیں ان سے ان کے بارے شرعی احکام واضح ہیں۔

علوم خمسہ کے ملحقات

ان علوم کے ملحقات سے ہے علم الاعداد والاوفاق، یہ بحث کرتا ہے کہ اعداد اور حروف کے ارتباطات سے مطالب کو حاصل کرنے کیلئے، جیسے ایک عدد کو یا مطلوب کیلئے مناسب حروف کو تکوینی یا چکور یا غیر ذلک جدول میں ترتیب سے رکھیں، ان سے الخافیہ ہے اور وہ مطلوب کے حروف کو توڑنا ہے یا جو اسماء کے مطلوب کیساتھ مناسب عدد ہے اور فرشتوں کے اسماء کا استخراج ہے یا شیاطین جو مطلوب کیساتھ موکل ہیں یا عزائم کے ذریعہ دعوت جو ان سے تالیف شدہ ہے ان سے مطلوب کا حصول ہے۔

ان کے ہاں معتبر کتابوں سے ابوالعباس التونی اور السید حسین الاخلاطي اور ان کے علاوہ دوسروں کی کتابیں معتبر شمار کی جاتی ہیں۔

ان فنون کیساتھ ملحق ہیں الدائرۃ الیوم، التنویم المغناطیسی اور ارواح کا احضار، ان دو کے بارے گذر چکا ہے کہ یہ ارادہ کی تاثیر سے اور خیال میں تصرف سے عبارت ہے اس بارے بہت ساری کتابیں اور رسائل تالیف کی گئی ہیں، ان کی شہرت کی وجہ سے اس جگہ ان کا ذکر ضروری نہیں ہے جو ہم نے اوپر تفصیل دی ہے تاکہ سحر اور کھانت پر جو کچھ منطبق ہوتا ہے اس کی وضاحت ہو سکے۔

سحر کی بحث میں استعمال ہونے والے الفاظ اوران کے معانی

تنویم: سلانا، کھانت، غیب دانی

کاھن: غیب دانی کا مدعی ہونا

عزیمۃ: ارادہ کی پختگی، مستقل مزاجی

رقیہ: دم، منتر، تعویذ

احضار: بلاوا

سیمیا: قدرتی جادو

کیمیا: کیمسٹری (سونا بنانے کا نسخہ)

کیمی: کیمیا کا گر

طلسم: جادو

طلسمات: جادو کی لکیریں

......☆......

سحر اور معجزہ کا فرق

۱۔ سحر انسان کی محدود طاقت کے سہارے پر ہوتا ہے جبکہ معجزہ اللہ کی جانب سے ہے جو بے پایاں اور قدرت لایزال کی جانب سے اپنے نمائندہ کی نمائندگی کو ثابت کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

۲۔ سحر کیلئے پہلے سے تمرین اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے لیکن معجزہ میں مشق وتمرین کی ضرورت نہیں۔

۳۔ سحر خارق عادت امور کو لوگوں کی درخوست کے مطابق انجام نہیں دیا جاسکتا مگر یہ کہ اتفاقی طور پر کبھی کبھار ایسا ہو جائے کہ جو لوگوں نے چاہا وہی ہوگیا جبکہ معجزہ لوگوں کی

درخوات پر حق جاننے کیلئے ظاہر ہوتا ہے، جو وہ چاہتے ہیں صاحب معجزہ وہی کر کے دکھا دیتا ہے۔

۴۔ سحر اس لحاظ سے کہ ایک انحرافی عمل ہے لہٰذا اس کے لئے مزاجوں اور اوصاف کی ہم آہنگی ضروری ہوتی ہے اور جادوگر بے کل ہوتے ہیں اور بدلتے رہتے ہیں سحر ایک حال میں نہیں ہوتا ان میں دھوکہ ہوتا ہے۔ دقیق مطالعہ سے روحیات کا جائزہ لینے سے اور ان کے اعمال وافعال پر دقت کرنے سے بہت جلدی اس کی اصلیت کو جانا جاسکتا ہے جبکہ انبیاء کی پاکیزگی، ان کا اخلاص ایک سند اور ثبوت ہوتا ہے جو معجزہ کے ساتھ چند در چند ہو جاتا ہے۔ اس کی اصلیت سے کوئی واقف نہیں ہوسکتا اس کا تعلق براہ راست اللہ کی قدرت لم یزل ولا یزال سے ہوتا ہے۔

۵۔ سحر کا نتیجہ شکست ہے، گمراہی ہے، ناکامی ہے۔ معجزہ کا نتیجہ کامیابی وکامرانی ہے۔

۶۔ معجزہ حق ہے، سحر باطل ہے۔

۷۔ جادوگروں کے اعمال بے ہدف، محدود اور بے وقعت ہیں جبکہ پیغمبروں کے معجزات اہداف رکھتے ہیں، ان کا یہ عمل اصلاحی، انقلابی اور تربیتی روش ہے۔

۸۔ ساحروں کی تولیدات (پروڈکشن) ان کی ذات کے پلیدی وجود کی شعاع کے دائرے میں رہتے ہوئے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ غیر صحیح علم سے وجود میں آتی ہیں اس وجہ سے ان میں نقائص اور خامیاں ہوتی ہیں جبکہ انبیاء کے اعمال کا دارومدار خارجی وجود سے وابستہ ہے۔ صحیح علم سے وجود میں آتے ہیں اس میں کوئی نقص اور خامی نہیں ہوگی۔

۹۔ سحر کا تصرف مسحور کے باطن پر ہوتا ہے، ساحر اپنے عمل سے دیکھنے والے کے خیال میں اثر چھوڑتا ہے اس حالت میں دیکھنے والے کا خیال دیکھنے کے اندر اثر چھوڑتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کیلئے اُمید اور آس بندھ جاتی ہے یا مایوسی اور نا اُمیدی، خوف وہراس

اس میں پیدا ہو جاتا ہے جبکہ معجزہ کی تاثیر خارجی عالم پر ہے، واقعیت اور حقیقت کی تبدیلی ہوتی ہے جیسے لکڑی حقیقت میں اژدھا بن جاتی ہے یا کپڑے پر لگی تصویر حقیقت میں شیر بن جاتی ہے یا پتھر سے پانی کا چشمہ اُبل پڑتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

۱۰۔ سحر ایک فکری مطلب ہے جو دوسروں کی طرف منتقل کیا جا سکتا ہے جبکہ معجزہ کیلئے کوئی معین فکری نظریاتی طریقہ نہیں ہے تعلیم وتعلم کے ذریعہ اسے دوسروں کی طرف منتقل نہیں کیا جا سکتا جیسے کوئی شخص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتا کہ چاند کو کیسے دو ٹکڑے کیا جا سکتا یا درخت کو کیسے جڑوں سمیت اکھاڑ کر اپنے پاس بلایا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ سحر غیر معصوم کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے لیکن معجزات قدرت الٰہی کا اثر ہیں ہے جو پیغمبروں، رسولوں اور اللہ کے نمائندوں کے ہاتھوں پر اللہ کے اذن سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۲۔ ساحر، جادوگر دُنیا پرست ہوتے ہیں، ان کے کام کی بنیاد حقائق میں تحریف کرنا ہے جبکہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا مضمون ان کے معجزات کی صداقت پر گواہ ہے۔

۱۳۔ جادوگر اپنے عمل اور فن کے تحت انحرافی پہلو رکھتے ہیں، دوسروں کو غافل کرنا ان کا پیشہ ہے۔ مفاد پرست ہوتے ہیں اور منحرف ہونے کے ساتھ باطل پر ہوتے ہیں۔ وہ بد باطن ہوتے ہیں، شیاطین صفت ہوتے ہیں جبکہ پیغمبران حق پرست، حق طلب، دلسوز، پاک دل اور پارسا ہوتے ہیں۔ لوگوں کے خیر خواہ ہوتے ہیں، لوگوں کو حقائق سے آگاہ کرتے ہیں، انہیں خدا پرست بناتے ہیں، پاک طینت ہوتے ہیں۔ (تفسیر نمونہ، ج ۱۳)

سحر کے بارے قرآنی بیان

قرآنی آیات سے استفادہ ہوتا ہے کہ سحر اور جادو ایک ناقابل انکار حقیقت ہے اگرچہ اس کی بعض اقسام واقعیت تو رکھتی ہیں لیکن حق سے باہر ہیں باطل میں ان کا شمار ہوتا

ہے، ان کے واسطے حقیقت کا مصداق تلاش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ اقسام ایسی ہیں جو اخلاقی فساد اور فتنہ پروری اور دوسروں کے نظام زندگی کو خراب کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں جو کہ باطل اور حرام ہے اور ایسے اعمال ناحق ہیں اور گناہ کبیرہ میں شامل ہیں۔

ھاروت وماروت کا واقعہ

سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۲ میں ہے کہ دو فرشتے ہاروت اور ماروت انسانوں کے درمیان بابل کی سرزمین پر آئے جن کی تسبیح بابل کے لوگوں کو سحر کی تعلیم دینا تھا کہ وہ لوگوں کو سحر کے منفی اثرات سے بچا سکیں اور انہیں سحر کے توڑ کے گُر بیان کریں۔ یہ دونوں فرشتے انسانوں کے امتحان کیلئے آئے کہ دیکھیں کہ کون اللہ کے حکم کی پیروی کرتا ہے اور کون پیروی نہیں کرتا۔ انہوں نے انسانوں کو واضح بتایا کہ ہم تمہارے امتحان کیلئے آئے ہیں اور انہوں نے ان کو جو کچھ تعلیم دیا انہوں نے ان کو بتایا کہ ہم تمہیں جو کچھ بتا رہے ہیں یہ ایسے حقائق ہیں کہ تم لوگ ان کو اپنی معنوی ترقی اور رُوحانی بلندی کیلئے استعمال کریں، انہیں دوسروں کو نقصان دینے یا شوہر اور بیوی میں جدائی ڈالنے کیلئے ہرگز استعمال نہ کریں لیکن لوگوں نے ان سے یہ سب کچھ سیکھا اور اسے غلط کاموں کیلئے استعمال کرنا شروع کر دیا بالخصوص شوہر اور بیوی میں اختلاف ڈالنے اور یہ کہ شوہر بیوی کے قریب نہ جا سکے، اس غلط کام کیلئے استعمال کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق میں ایسی جادوگرنیوں کا ذکر کیا ہے جو دھاگے پر گرہیں لگاتی تھیں اور اس طریقہ سے سحر وجادو کرتی تھیں۔ آیت میں نفاثات کا ذکر ہا رہا ہے پھونک مارنے والی، منتر پڑھنے والی جادوگرنیوالیاں، اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔

بعض روایات میں ہے جاہلیت کے زمانہ کا عمل ''رقیہ'' بھی بیان ہوا ہے جو منتر کے معنی میں آیا ہے یہی لفظ تعویذ اور دم کیلئے بھی استعمال ہوا ہے۔

سحر واقعیت یا خرافات (ایسی بے عقلی کی بات جس پر ہنسی آجائے)، حق یا باطل؟

سحر حقیقی امر ہے یا خرافات اور خیالی چیز ہے؟ کیا ایسے لوگ موجود ہیں جو ایسے اعمال انجام دیں جو خارق عادت ہوں اور ظاہری اسباب کے تابع وہ اعمال نہ ہوں وہ اپنی زندگی کے متعلق ایسے تصرفات کریں یا دوسروں کے نظام زندگی میں ایسا دخل و رخنہ ڈال دیں کہ انہیں طبیعی زندگی سے باہر نکال دیں۔

جواب: سحر کی اقسام ہیں ان میں: سیمیا، لیمیا، ھیمیا، ریمیا، کیمیا جیسے فنون شامل ہیں۔
اس طرح علوم غریبیہ بھی اس کے تحت آتے ہیں جیسے علم الاعداد، جفر، رمل، علم حروف، علم اوفاق اسی قسم کے اور علوم اس عنوان میں شامل ہیں۔

سحر، کرامت اور معجزہ میں فرق

سحر ایسا عمل جو ساحر کے اقوال، اعمال، افعال اور ارادے سے انجام پاتا ہے۔

کرامت: ایسا واقعہ جو عامل سے ظاہر ہوتا ہے جس کی طبیعی اسباب سے وجود میں آنے کی توقع نہیں ہوتی۔

معجزہ: ایسے شخص سے ظاہر ہوتا ہے جو اللہ کی نمائندگی کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے ایسا کام انجام دیتا ہے جو طبیعی علل واسباب کے وسیلہ سے انجام نہیں پاسکتے۔

ایک فرق یہ بیان کیا گیا ہے سحر والا عمل فاسق سے ظاہر ہوتا ہے جبکہ کرامت اللہ کی اطاعت گذار بندے سے ظاہر ہوتا ہے۔ سحر غیر معمولی امر کے اظہار پر مخصوص قسم کے اعمال انجام دینے کے ذریعہ ایک خبیث، بدطینت، گناہگار سے ظاہر ہوتا ہے ان اعمال کو ساحر کیلئے سیکھنا پڑتا ہے۔ سحر کیلئے خاص جگہ اور خاص شرائط ضروری ہیں جبکہ معجزہ کیلئے

خاص جگہ یا خاص شرائط کی ضرورت نہیں ہے۔

سحر کا شرعی حکم

شرعی اعتبار سے سحر دو قسم کا ہے: (۱) سحر باطل (۲) سحر حق

سحر باطل گناہ ہے، کفر ہے، خرافات سے ہے، اس کے آثار تخریب کاری، ویرانی، تباہی، انتشار، بے راہ روی ہے اس میں شک نہیں کہ سحر کے بعض مصادیق خرافات وخیالات کے سوا کچھ نہیں، ان کا واقعیت وحقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے سحر کو شعبدہ اور نظر کا دھوکہ کہا جاتا ہے۔ اور ایسے امور سحر کی تیز بینی، شیطنیت، چالاکی اور ہاتھ کی صفائی سے انجام پاتے ہیں، ایسے امور توہمات سے زیادہ کچھ نہیں ہوتے۔

علماء امامیہ کا نظریہ

بہت سارے علماء کا یہ نظریہ ہے کہ سحر خرافات سے ہے لیکن سحر کی تاثیر کا کسی نے انکار نہیں کیا۔

سحر کا اثر دکھانا ہے تو اس کی وضاحت میں کہا گیا کہ یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح بیمار کو کسی بات کی تلقین کرنا اس کی بہبود اور صحت کیلئے مؤثر ہے لیکن وہ شخص بالکل ہی نہ جانتا ہو کہ اس کے اوپر سحر ہوا ہے کوئی بھی عالم سحر کی اس قسم کی تاثیر کا منکر نہیں ہے۔ اس کی کوئی توجیہ بھی نہیں دے سکتا مگر یہ کہا جائے کہ ساحر شیاطین کو استعمال میں لاتا ہے اور ان کے وسیلہ سے مسحور شخص پر عمل کرتا ہے۔

نظر بد کا اثر

سحر واقعی برحق بھی ہے اور باطل بھی ہے۔ البتہ بہت ساری سحر کی اقسام ہیں جن میں ایک قسم نظر بد بھی ہے جس کی طرف سورۂ قلم آیت ۵۱ میں ذکر ہوا ہے کہ جس کی تاثیر عالم

ارواح اورنفوس پر ہوتی ہے لیکن یہ معجزہ کی مانند نہیں کہ جس کی تاثیر مادی اور خارجی تکوین میں ہے اگر چہ اس بارے کلی طور پر انکارنہیں کیا جاسکتا۔

حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں آنیوالے ساحر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مدمقابل جو ساحر آئے تھے وہ لوگوں کے سامنے ایسے ہی کام انجام دیتے کہ لوگوں کو ایسا لگا کہ جو رسیاں انہوں نے ہتھیلی میں رکھی ہوئی تھیں وہ سب سانپ بن گئی ہیں جبکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا۔اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کچھ افراد خاص مہارت سے لوگوں کی نظروں کو اپنے کنٹرول میں اس طرح کر لیتے ہیں کہ دیکھنے والے ساحر کی ایک غیر واقعی حرکت کو واقعیت سمجھ لیں۔سورۂ طٰہٰ آیت ۶۶ میں اسی بات کو بیان کیا گیا ہے:''اچانک ایسا ہوا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں اور عصاء کو پھینکا تو دیکھنے والوں کو ایسا خیال ہونے لگا کہ وہ سب سانپ ہیں جو زمین پر چل رہے ہیں لوگوں کی نظروں میں ایسا لگا۔یہ سحر کے نتیجے میں ہوا۔

سورۂ اعراف کی آیت ۱۱۶ میں ہے:

''جب انہوں نے اپنی رسیوں کو پھینکا لوگوں کی نظروں میں جادو کیا اور ان لوگوں کو انہوں نے ڈرادیا''۔

ان آیات سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ جادوگروں کا ایک سحر اور جادو باطل تھا اور جادو کرنے سے لوگوں میں باطل وغلط اور غیر واقعی امور کو ساحر ایجاد کر کے ان کی نظروں میں دھول جھونکتے ہیں۔یہ صورت سحر کی خیالی اور وہمی صورت ہے اور نظر کا دھوکہ ہے لہٰذا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصاء میدان میں پھینکا اور وہ اژدھا بنا گیا اور رسیوں کو نگل گیا تو ساحروں کو سمجھ آ گیا کہ جو کچھ تم کر رہے تھے وہ تو جھوٹ تھا لہٰذا وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور سمجھ گئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حقیقت اور غیب سے

تعلق ہے۔

سحر ایک حقیقت

اللہ تعالیٰ نے سورۂ مدثر کی آیت ۲۴ میں سحر کی حقیقی تاثیر کو بیان کیا ہے:

''یہ نہیں ہے مگر یہ کہ یہ ایک سحر ہے جس کی تاثیر ہے''۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک قسم سحر کی ایسی ہے جس کیلئے واقعی اور حقیقی تاثیر ہے۔

ھاروت وماروت کے قصہ میں بھی یہ معنی سمجھا جاسکتا ہے کہ سحر ایک واقعیت ہے خرافات نہیں۔اگر چہ اس کی حقانیت میں شک وتردید ہو اور اسے باطل حق کے مخالف امر سمجھا جائے کیونکہ سحر کو نادرست اور فساد آمیز کاموں کے استفادہ کی بات کی گئی ہے اور یہ کہ ایسے کام انجام نہ دیئے جائیں۔

یہودی کا عمل

مفسرین کی اکثریت کا بیان ہے کہ یہودی لبید ابن اعصم نے شرارت کی اور حضور پاکؐ پر سحر کا عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اس یہودی کے عمل کا اثر ختم کرنے کیلئے نازل فرمائی۔آپؐ پر اس یہودی کے سحر کا اس کلام کی برکت سے ابتداء سے ہی اثر زائل ہو گیا۔یہودی نے جو چاہا وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہا۔

کنوئیں سے سحر کا اثر زائل ہونا

ایک کنواں جس میں گرہیں لگا دھاگہ لگایا گیا تھا اس پانی پر سحر کے اثرات زائل کرنے کیلئے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے سورۂ فلق وناس کو پڑھا اور ان کا اثر زائل ہو گیا۔

سحر کا اسلام میں حکم

قرآن اور سنت سے استفادہ ہوتا ہے کہ سحر کا عمل حرام اور ناجائز ہے۔ اسلام نے ساحر کے اعمال کی بہت ہی سخت الفاظ سے مذمت کی ہے۔ سحر کے بعض موارد کو کفر قرار دیا ہے۔ کسی جائز کام کیلئے بھی سحر کے استعمال سے منع کیا گیا ہے۔

ساحر کے اعمال کی مذمت

رسول اکرمؐ سے جب ایک عورت نے آ کر سوال کیا کہ میں اپنے شوہر کی بداخلاقی اور ناشائستہ رویہ کو روکنے کیلئے سحر سے استفادہ کرتی ہوں۔ پیغمبر اکرمؐ نے اس عورت سے فرمایا کہ ایسا عمل مت کرو، اللہ اور فرشتے تم پر لعنت کریں گے۔ تم نے اس عمل سے زمین کے پانیوں کو آلودہ کیا ہے۔ اس کے بعد سنا گیا کہ اس عورت نے کھردرا لباس پہن لیا اور توبہ کر لی ہے اور خود کو کسی شئی سے باندھ دیا ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اسے اس جرم کی معافی نہ ملے گی۔ (ظاہر ہے حضور پاکؐ کا یہ فرمان اس حوالے سے کہ توبہ کی شرائط پوری نہ ہوں گی)

سحر کا فن سیکھنا

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: تین افراد ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ شراب کا عادی، رشتہ ناطہ توڑنے والا اور سحر کا فن سیکھنے والا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’جس کسی نے سحر کی تعلیم حاصل کی چاہے کم ہو یا زیادہ تو وہ کافر ہو گیا آخر کار اس کا خدا کے ساتھ تنہا معاملہ ہوگا اس کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔

سحر کے بارے فقہاء امامیہ کا نظریہ

فقہاء امامیہ کا اتفاق ہے کہ سحر سیکھنا، اس کا استعمال کرنا، اسے دوسروں کو تعلیم دینا سب حرام ہے بلکہ بعض فقہاء نے تو یہ بھی کہا ہے کہ سحر کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ جو سحر وجادو کو حلال وجائز سمجھے تو اسے قتل کیا جائے۔

طلسم سحر کی مانند ہے۔

جائز مقاصد کیلئے سحر کی تعلیم

یہ سوال سامنے آتا ہے کہ سحر مطلقاً حرام ہے یا بعض حالات میں استثناء ہے۔ اس کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں یہ ہے ساحروں کے سحر کو باطل کرنے کیلئے مسحور شخص کو سحر سے نجات دینے کیلئے یا کسی مشکل میں پھنسے ہوئے شخص کو نجات دینے کیلئے یا کسی عمارت کو شر پسندوں کے شر سے محفوظ کرنے کیلئے یا مسلمانوں کو دشمن کے خطرات سے بچانے کیلئے اس کی تعلیم حاصل کرنا صحیح ہے۔

اسی حوالے سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس عیسیٰ بن ثقفی آتا ہے اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ میرا پیشہ سحر اور جادوگری تھا، اسی سے اپنی زندگی کے مسائل حل کرتا تھا، اسی درآمد سے حج بھی کیا۔ اب میں نے اس پیشہ کو چھوڑ دیا ہے اور توبہ کر لی ہے۔ کیا میرے لئے نجات کا راستہ ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’سحر کی گرہ کھولو......لیکن جادوگری کی گرہ مت لگاؤ‘‘۔

اس حدیث سے اور اسی طرح کی اور احادیث سے یہ مطلب سمجھ آتا ہے کہ سحر کو سیکھنا یا سحر کا عمل، سحر کو باطل کرنے کے لئے ہو تو ایسا کرنا جائز ہے۔

سحر کے بارے حضرت امام صادقؑ سے ایک زندیق کا مکالمہ

حضرت امام صادق علیہ السلام سے کتاب ''احتجاج طبرسی'' میں ایک معتبر حدیث ہے جو بہت ہی جامع اور نافع ہے۔ایک مصری زندیق حضرت امام صادق علیہ السلام کے پاس آتا ہے، اس نے آپ سے بہت سارے سوالات کئے ان میں جادو کے بارے بھی اس نے پوچھا؛ جادو سحر کی اصل کیا ہے اور جادوگر کس طرح عجیب وغریب اعمال کو انجام دیتا ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:

''اس کی ایک قسم کی مثال طبابت ومیڈیکل کی سی ہے جس طرح ڈاکٹر، حکیم ہر بیمار کیلئے اس کی بیماری کا علاج طب ومیڈیکل کی تعلیم سے حاصل کرتے ہیں، جادوگر بھی ہر آسیب زدہ، جادو سے متاثر فرد کو بچانے کیلئے اور اسے صحت دینے کیلئے، اس کی مشکل سے نجات دینے کیلئے اس علم کو سیکھتا ہے۔

دوسری قسم شعبدہ ہے اور ہاتھ کی صفائی ہے کہ غیر معمولی کاموں کا انجام دینا

تیسری قسم شیاطین کو استعمال کرنا ہے۔

زندیق: شیاطین نے سحر وجادو کو کہاں سے سیکھا ہے؟

امام صادقؑ: اسی جگہ سے سیکھا جہاں سے طب کو سیکھا گیا کچھ نے تجربہ سے اور کچھ نے علاج کے ذریعہ۔

زندیق: ھاروت وماروت کا ماجرا کیا ہے؟

امامؑ: وہ تو انسانوں کیلئے امتحان بن کر آئے تھے ان کی تسبیح یہ تھی کہ اگر فرزند آدم فلاں کام کرے، فلاں ورد پڑھے تو اس کے نتیجہ میں فلاں اثر ہوگا۔اس طریقہ سے لوگ سحر کی انواع سے واقف ہوئے جبکہ وہ دونوں فرشتے لوگوں کو بار بار یہ بتاتے رہے تھے کہ ہم

تمہارے امتحان کیلئے آئے ہیں تم ہم سے وہ چیزیں مت پوچھو جو نقصان پہنچانے والی ہیں، جن کا آپ کے لئے نقصان ہے۔وہ باتیں لو جو تمہارے فائدے میں ہے اسے ہم سے لے لو۔

زندیق: کیا ساحر انسان کو کتے یا گدھے، جانوروں کی شکل میں تبدیل کرسکتا ہے؟

امامؑ: ساحر اس بات سے بہت ہی زیادہ عاجز وناتواں ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کو تبدیل کرسکے۔اگر اس میں یہ صلاحیت ہوتو وہ اپنے فقر، تنگدستی اور بڑھاپے کو دُور کردیتا اور اپنے قریب بیماریوں کو نہ آنے دیتا۔

لہٰذا سحر کے بارے جو بہترین بات کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس کی مثال طب اور میڈیکل کی ہے۔ساحر ایسا کام کرتا ہے کہ جس کی وجہ سے شوہر بیوی کے قریب نہیں جا سکتا وہ پھر ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اپنا علاج کرواتا ہے اور ٹھیک ہوجاتا ہے۔

قرآن کی نظر میں سحر کے اثرات

۱۔معاشرہ میں فساد پھیلانا۔ ۲۔بیوی اور شوہر میں جدائی ڈالنا۔ ۳۔وجودی سرمایہ کو ہاتھ سے دینا اور نقصان اُٹھانا۔ ۴۔لوگوں کے درمیان خوف اور ڈر کو ایجاد کرنا۔ ۵۔شر وفساد پھیلانا۔ ۶۔نقصان دینا۔ ۷۔کفر اور بے ایمانی۔ ۸۔کامیابی سے محرومیت۔ ۹۔دُنیاوی زندگی میں کامیابی۔ ۱۰۔اُخروی نعمتوں سے محرومیت۔ ۱۱۔بینائی کو نقصان پہنچانا۔ ۱۲۔انسان کی خیالی وارادی قوات میں تاثیر کرنا۔ ۱۳۔لوگوں میں خوف وہراس وبے سکونی ایجاد کرنا۔

سحر کی تعلیمات کا ذریعہ

بہت سارے موارد میں سحر کی تعلیمات شیاطین کے ذریعہ انجام پاتی ہیں۔

اگر چہ بعض اوقات فرشتے بھی مامور ہوئے کہ وہ انسانوں کوسحر کی تعلیم دیں لیکن اس پر توجہ رہے کہ شیاطین کی توجہ، اس کا میلان سحر اور جادو کی طرف رہتا ہے وہ مختلف وسائل اور ذرائع سے کوشاں رہتے ہیں کہ عوام کی ترقی کے سامنے بند باندھ دیں اور انہیں گمراہی اور فساد کی طرف کھینچ کرلے جائیں۔

سحر کو باطل واسکے اثر کوختم کرنے کے وسائل

اگر چہ سحر ایک واقعیت وحقیقت ہے لیکن آج جومشہور ہے اور رواج پا گیا ہے بہت سارے مفاد پرست اپنی جیبیں بھرنے کیلئے سحر و جادوگری کا دعویٰ کرتے ہیں اور جھوٹ موٹ کی کہانیاں بناتے ہیں اور سادہ عوام کودھوکہ دیتے ہیں البتہ حضور پاکؐ اورآپ کے اہل بیت علیہم السلام نے سحر اور جادو کے توڑ کیلئے اعمال بیان کئے ہیں جن کو ہم اس جگہ دیتے ہیں:۔

۱۔اللہ سے پناہ مانگنا اور سورۂ فلق اور سورۂ الناس کو پڑھنا

۲۔سورۂ یونس کی آیت ۷۵ سے ۷۶ تک کولکھ کراپنے پاس رکھنا

۳۔سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۲ کو زعفران سے جست کے تھال پرلکھا جائے، لکھتے وقت اگربتی کا دھواں دے پھر تھال کو بارش یا چشمہ کے پانی سے بھر دے پھر اس پانی سے مسحور غسل کرے اوراس پانی سے تھوڑا پانی پی لے۔ جو پانی بچ جائے اسے شیشہ کی بوتل میں ڈال دے اورتھوڑا تھوڑا پیتا رہے اورغسل کیلئے بھی استعمال کرے۔

۴۔سورۂ نساء کی آیت ۱۰۰ کو زعفران کی سیاہی کو گائے کے مکھن کے ساتھ ملا کر ہاتھ پر لکھے۔

۵۔اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع وزاری سے گریہ کناں دُعا مانگے۔

۶۔اللہ کے خاصان اوراولیاء کرام سے دُعاء کروائے۔

۷۔صدقہ دے۔

حضرت آیت ا......محمد تقی بہجت رحمۃ اللہ علیہ سے سحر، جادو اور نظر بد کے بطلان کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

۱۔چھوٹا قرآن ہمیشہ اپنے پاس رکھے۔ ۲۔سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو مسلسل پڑھتا رہے۔ ۳۔آیت الکرسی کو پڑھے اورلکھ کر گھر میں لٹکا دے۔ ۴۔چاروں قل بار بار پڑھے بالخصوص سونے کے وقت۔ ۵۔اذان کے اوقات میں بلند آواز سے اذان کہے۔

کچھ اور اعمال بھی اس کے بارے بیان ہوئے ہیں جیسے نماز اول وقت میں پڑھنا، بالخصوص صبح کی نماز، نیز صبح کی نماز کے بعد سینہ پر ہاتھ رکھ کر یا فتاح ۷۰ مرتبہ پڑھنا، اس کے بعد ۱۱۰ مرتبہ صلوٰات بھیجنا، دن رات میں پانچ مرتبہ آیت الکرسی پڑھنا اس عمل کو چالیس دن ایسا کرے، انشاءاللہ مشکل حل ہوجائے گی۔

ساحر کا دائرہ اختیار

حضرت امام صادق علیہ السلام سائل کوسحر کے انواع بارے تشریح بیان کرتے ہوئے سائل سے پوچھا کیا ساحر انسان کو پتھر یا گدھا بنا سکتا ہے یا کسی اورمخلوق میں اسے تبدیل کرسکتا ہے؟ پھر امام علیہ السلام نے خودفرمایا کہ ساحر اس سے زیادہ عاجز اور ناتواں ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کوتبدیل کرسکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کیلئے جوھیئت وشکل بنائی ہے اگر کوئی شخص اس کی حقیقت وشکل وصورت واصلیت کوتبدیل کردے تو گویا وہ خلق کرنے میں اللہ کا شریک ہوگیا۔ اللہ اس سے بلند وبالا ہے کہ اس کے لئے کوئی شریک ہو۔ اگر ساحر ایسے امور پر قادر ہوتو پھر وہ اپنے سے بڑھاپا اورمصیبت کو دُور کردے، وہ اپنے بالوں پر سفیدی کو نہ آنے دے، اپنے فقر کواپنے جادو سے دُور کردے۔

سحر کی بڑی اقسام سے چغل خوری بھی ہے کہ جس عمل کے ذریعہ چغل خور

دوستوں میں جدائی ڈالتا ہے جو آپس میں گہرے دوست ہوتے ہیں ان میں دشمنی ڈال دیتا ہے، محبت کو نفرت میں بدل دیتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہا السلام کا واقعہ

جب امیر المومنین علیہ السلام جنگ نہران کیلئے کوفہ سے روانہ ہونے لگے، آپؑ کے اصحاب سے ایک شخص علم نجوم سے واقف تھا تو اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جس طرف اس وقت چل رہے ہیں مجھے یہ خوف ہے کہ آپ اپنی مراد کو نہ پائیں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ تم مجھے اس بات سے ڈرا رہے ہو کہ ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو بھی اس وقت میں کسی کام کیلئے حرکت کرے گا وہ نقصان اُٹھائے گا جو شخص آپ کی اس بات بارے تصدیق کرے گا تو اس نے قرآن مجید کی تکذیب کی ہے کیونکہ قرآن مجید نے نفع ونقصان کو فقط اللہ تعالیٰ سے نسبت دی ہے جو اللہ سے مدد لیتا ہے اور اپنے مقصود تک پہنچنے کیلئے خدا سے رابطہ کرتا ہے اپنے سے مصیبت کو دُور کرنے کیلئے خدا سے رجوع کرتا ہے تو اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے اور جو شخص منجم کی پیش گوئی پر یقین کرلے اور فلکی حرکات کو ہی مؤثر جانے تو پھر خداوند سے دعا کرنا اور اس سے خیر طلب کرنا اور شر کو دُور کرنے کی درخواست کرنا، تو ایسا شخص خود کو اس سب سے بے نیاز جانے گا۔ صدقہ دینے سے مصائب دُور ہوتے ہیں، آنے والے حادثہ سے انسان بچ جاتا ہے لہٰذا منجم کی باتوں پر یقین نہ کرنا اسے بعنوان احتمال لینا اور خدا پر اعتماد کرنا اور اللہ سے ضرر کو دُور کرنے کی درخواست اور مقصود کو پانے کی آرزو کرنا، یہ شریعت کے مطابق ہے۔

سحر کا حکم فقہ اور حدیث میں

علم فقہ کی رُو سے سحر، جادوگری، شراب خوری، شراب فروشی اور اسی قسم کے جرائم

سے بدتر جرم ہے۔ شراب کیلئے جس کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اس کے پینے، تیار کرنے، بیچنے کی حرمت کا حکم آیا ہے اور گناہ کبیرہ سے ہے لیکن اجمالی طور پر اس کے منفعت بخش ہونے کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ اگرچہ یہ کہا گیا ہے کہ اس کا نقصان اس کی منفعت سے زیادہ ہے۔ **واثمھا اکبر من نفعھا**۔ (سورہ بقرہ، آیت ۲۱۹)

جبکہ سحر میں تو تھوڑی منفعت کی بھی نفی ہے اس کی حرمت کا ملاک اس کا شیطانی عمل ہوتا ہے، اسی وجہ سے ساحران شراب خوروں اور شراب فروشوں سے بدتر ہیں۔ سحر شیطان کا عمل ہے اسی وجہ سے ایسا عمل کرنا کفر ہے اور آخرت کی تباہی کا سبب ہے۔ (تفسیر فی القرآن)

رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص جادوگر کے پاس جائے یا کاھن کے پاس جائے یا جھوٹے کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق وتائید کرے تو اس نے اللہ کی کتاب کا انکار کیا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا: مسلمان جادوگر کو قتل کردیا جائے کیونکہ سحر و جادو شرک کے نزدیک ہے۔

جو کچھ جادوگروں سے سیکھا جائے تو گویا اپنی موت کو قریب کیا گیا ہے کیونکہ جادوگر کی سزا قتل ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے ستارہ شناسی کے علم کے ذریعہ پیش گوئی کرنے کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ جھوٹی پیش گوئی انسان کو سحر کے قریب پہنچاتی ہے۔ غیب گو جادوگر کی مانند ہے جادوگر کافر کی مانند ہے اور کافر آتش جہنم میں ہے۔ (سفینۃ النجاۃ، ص ۶۰۵، نہج البلاغہ، خطبہ ۷۹، وسائل الشیعہ ج ۱۸)

ساحر کے بارے شرعی حکم لگانے میں احتیاط

سحر اسلام میں ممنوع اور گناہان کبیرہ سے ہے۔ جادوگر کو آخرت سے کچھ فیض نہ ملے گا یہ جو کہا گیا ہے کہ جادوگر کی سزا پھانسی دینا ہے اس سے مراد اس کا تعلیم و تعلم نہیں۔ لوگوں کی جان کی حفاظت کے مسئلہ میں احتیاط لازم ہے ہر شخص ایسا حکم نہیں لگا سکتا۔ ساحر ہونے کی کیفیت کا اثبات ضروری ہے کیونکہ سحر کے بعض امور کا تعلق عقیدہ اور علم کلام سے ہے اور بعض کا تعلق فقہ اور احکام اسلام سے ہے۔ کس پر کیا حکم لگانا ہے اور کس قسم کی سزا دینی ہے جو شرعی ضابطوں کو نافذ کرنے کا اختیار رکھنے والوں کے پاس ہے ہر ایک کے پاس نہیں۔ ساحر کو کیا سزا دیتا ہے یہ کام حاکم شرع کا ہے اور وہ ہی اس کی تشخیص دے سکتا ہے کہ کس صورت میں اس کے لئے کیا سزا دیتا ہے۔ عدلیہ کو اس کی تشخیص کا اختیار ہو، طے شدہ ضوابط کی روشنی میں اس کیلئے قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی ضروری ہے۔

سحر کا بے ثمر اور باطل ہونا

سحر ایک باطل علم ہے، نقصان زدہ اور بے ثمر عمل ہے۔ ساحر ہرگز کامرانی اور رستگاری کو نہیں پاتا۔

الٰہی پیغمبروں نے دو واضح حکم لوگوں تک پہنچائے:۔

۱۔ وحی، معجزہ، کرامت بالکل حق اور رستگاری ہے۔

۲۔ سحر، طلسم، شعبدہ اور اس جیسے امور بالکل باطل ہیں ان پر کوئی نفع بخش اثر مرتب نہیں ہوتا۔

لہٰذا جو وحی کے روح و ریحان سے بہرہ مند ہے تو وہ حضرت مسیحؑ کا جملہ اپنی زبان پر جاری کرتا ہے "**جعلنی مبارکا این ما کنت**"، میں جس جگہ پر بھی ہوں اللہ تعالیٰ

نے مجھے بابرکت اور خیر قرار دیا ہے۔

جو لوگ چڑ کا بہ، سحر، طلسم، خار خشک، شعبدہ وغیرہ سے وابستہ ہوں وہ نامبارک ہیں بے فیض ہیں۔ فرعون کے جادوگروں کی مثال ہیں یا اس غلام کی مانند ہیں کہ اس کا مولا اسے جدھر بھیجتا ہے تو وہ سوائے رسوائی اور ناکامی کے کچھ بھی نہیں حاصل کر پاتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سحر کو بطلان کا نام دیا اور لوگوں کیلئے ہدایت و راہنمائی کا سامان مہیا کیا۔ فرمایا: **ماجئتم یا سحر ان اللہ مبطلہ**" جو تم جادو لے کر آئے ہو عنقریب اللہ اسے باطل کر دے گا"۔ (سورۂ مریم:۳۱، سورۂ یونس:۸۱، سورۂ طٰہٰ:۸۶)

بنی اسرائیل کے یہودی اس بات سے آگاہ تھے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات بارے ہر یہودی کو خبر تھی حکمت نظری کے تحت سحر کے بطلان بارے واقف تھے اور عملی اعتبار سے اس کے بے ثمر ہونے کو بھی جانتے تھے۔ نزول قرآن کے ہم عصر یہودی ان تمام امور سے واقعیت رکھتے تھے۔ انہوں نے سحر کو رواج دینے اور اس کی تعلیم کا جو اقدام کیا تو یہ ان کی عملی جہالت اور بے عملی تھی اس طرح انہوں نے غلط راستہ کا انتخاب کیا۔

اذن تکوینی

تمام محرمات میں اذن تکوینی موجود ہوتا ہے لیکن اذن تشریعی نہیں ہوتا قانوناً جرم ہے جیسے غیبت، حرام خوری شرعاً حرام ہے لیکن تکوینی طور پر اس کا اثر مرتب ہوگا جہاں میں تمام اسباب کیلئے اذن تکوینی موجود ہے کہ اسباب کے وجود میں آنے سے ان کے مسببات محقق ہو جاتے ہیں۔

پوری کائنات اسباب و مسببات سے عبارت ہے تمام اسباب و علل اللہ کے اذن سے اپنا اثر رکھتے ہیں اور نتیجہ دیتے ہیں آپ اگر ہاتھ آگ میں لے جاؤ گے تو وہ جلے گا، ہاتھ آگ میں لے جانا شرعاً حرام ہے لیکن آگ کا تکوینی اثر اللہ کے اذن سے موجود ہے۔

البتہ اللہ کسی بھی سبب یا علت کے اثر کو اپنی مشیت دے روک سکتا ہے جیسے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے گلزار ہوگئی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے جو نظام کائنات بنایا ہے وہ اپنی جگہ پر اللہ کے اذن سے موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کائنات میں انسان کے لئے ایک قانون اور شریعت قرار دی ہے قانون کی پاسداری انسان کی ذمہ داری ہے۔اس پر ہے کہ جہاں پر عمل کرنے کا حکم ہے وہاں پر عمل کرے جہاں پر رکنے کا کہا ہے وہ رک جائے،حرام چھوڑ دے، حلال کو استعمال کرے، واجبات وفرائض کو انجام دے۔ممنوع امور کو ترک کردے۔سحر کا عمل ممنوع ہے اسے ترک کرنا ہےلیکن سحر اگر کوئی کرے گا تو اس کا تکوینی اثر تو ہوگا اس کا انکار نہیں ہے اور یہ جو کہا گیا کہ اللہ کے اذن سے اثر ہوتا ہےتو یہ تکوینی اثر ہے جیسے آگ کی مثال دی ہے۔

بجلی کی ننگی تار پر ہاتھ رکھنا ممنوع ہے اگر کوئی ہاتھ رکھے گا تو ہر وہ جلے گا اس نے اپنا اثر دکھانا ہے۔

منشاء کفر

سحر اور جادو بدترین روحی و باطنی کیفیت ہے جو ہر صورت میں کفر کے ہمراہ ہے اگر فکری ونظریاتی عقیدتی انحراف ہوگا تو اعتقادی کفر ہوگا یہ ایسا ہے کہ جو شخص سحر کی استقلالی تاثیر کا قائل ہو تو اس نے کفر اختیار کیا اور جو حق پرست ہے اور وہ اس کی استقلالی تاثیر کا قائل نہیں لیکن اپنے عمل میں اسے استعمال میں لے آئے تو وہ عملی کفر میں مبتلا ہوا اور اس نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا نہ اس لحاظ سے کہ وہ کسی کو نقصان دے بلکہ خود سحر چاہے اثر کرے یا نہ کرے، دوسرے کو نقصان دے یا دوسرے کو نقصان نہ پہنچائے، ہر اعتبار سے سحر کا عمل گناہ کبیرہ ہے۔

شیاطین کے سحر کی تعلیم وتعلم اور اس پر عقیدہ اور عمل کی وجہ سے کافر ہوئے۔

شیاطین سحر کی تعلیم دینے کی بنیاد پر کافر ہوئے، کفر کے اسباب سے ایک سبب سحر کی تعلیم وتعلم ہی ہے۔

تعویذات بارے

تعویذ کا لغوی معنی

لغت میں تعویذ کا معنی پناہ لینا، پناہ دینا، حفظ وامان میں رہنا ہے۔

اصطلاحی معنی

مخصوص دُعا پڑھنا، گلے میں یا جسم کے کسی حصہ میں مخصوص قسم کی تحریر رکھنا یا لٹکانا (انسانوں کے جسم پر یا جانوروں کے جسم پر) ان کی حفاظت کیلئے۔

تعویذ سے مقصود حاصل کرنے کے بارے مختلف صورتیں

گذشتہ زمانوں میں متعدد الفاظ عام مسلمانوں کے ہاں مستعمل تھے جو معنی میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں ان میں یہ الفاظ ہیں:۔

عوذہ، معاذہ، حِرز، تمیمہ، عُقرَہ، رُقیہ، عزیمہ، افسون۔

تعویذ کی مشہور ترین صورت

تعویذ کے بارے جو مشہور ترین صورت ہے وہ یہ ہے کہ کچھ قرآنی آیات یا منقولہ دُعائیں یا اسماء الحسنیٰ، فرشتوں کے اسامی یا اولیاء اللہ کے اوراد، رموز، مفہوم یا نامفہوم علامات کاغذ، چمڑے، کھال، کپڑے، دھات پر لکھنا ہے۔چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں مختلف اجناس کے دانے رکھے جانے کی صورت میں پھر ان کو مخفیانہ یا ظاہر میں گردن میں لٹکایا جاتا ہے یا انسان یا حیوان کے جسم کے کسی حصہ پر باندھا جاتا ہے یا کسی جگہ پر لٹکا دیا جاتا ہے یا درخت پر لٹکا دیتے ہیں۔کبھی ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ خاص ترتیب سے یا بے

ترتیب، خاص ضابطہ کے تحت یا بے ضابطگی سے موردِ نظر شخص پر یا جانور پر پڑھا جاتا ہے یا زیرلب پڑھنے والا زمزمہ کرتا رہتا ہے۔تعویذ لکھنے کیلئے بہت سارے موارد میں الفبائی رمزی سے خصوصی طور پر استفادہ کیا جاتا ہے کبھی کبھی خط کوفی یا عبرانی زبان کے الفاظ کو اُلٹ کر لکھا جاتا ہے۔

تعویذ کا استعمال

جادو اور سحر سے متعلق اعمال و افعال کی اقسام اور اس کی مختلف شکلوں اور صورتوں کی مانند تعویذ بھی خفیہ علوم کے محصولات سے ہے زیادہ تر دُنیاوی مقاصد میں ان کا استعمال کیا جاتا رہا۔اس اعتبار سے دینی علوم جن کی غرض وغایت اُخروی نجات ہے یا حق اور غائب کی معرفت ہے ان سے مختلف ہے۔

تعویذ کا جادوگری سے تشابہ

اگرچہ تعویذ ایک طرح سے جادو کی مانند ہیں کہ ان کی تاثیر علمی ضابطوں میں قابل شناخت نہیں ہے مسلمانوں کے درمیان ان کی ساخت و باخت جو کہ طلسمات اور عزائم سے تھی ان میں جادوگری کا جو پہلو تھا میں خاصی کمی واقع ہوئی کہ ان کا اثر درحقیقت ایمان، توکل علی اللہ، خلوص نیت سے وابستہ جانا گیا۔

دُعا اور تعویذ کا تعلق

دُعا بندہ کا اپنے رب تعالیٰ سے راز و نیاز اور مناجات سے عبارت ہے اور اللہ کے حضور اپنی مشکلات و مسائل کو پیش کرنا ہے کہ اس میں انسانوں کو واسطہ قرار نہیں دیا جاتا۔ بندہ خود اپنے رب سے مخاطب ہوتا ہے جبکہ تعویذ کا استعمال دُعا سے خاص تر ہے۔ اگرچہ تعویذ کے لکھنے میں دُعاؤں کے ساتھ بہت زیادہ تشابہہ ہے لیکن بطور مطلق اصطلاحی

معنی میں دُعا اور تعویذ کو ہم معنی قرار دینا درست نہیں ہے۔تعویذ کا عام طور پر استعمال اس لحاظ سے ہوتا ہے کہ ایک خطرہ جو کسی فرد کیلئے ہوتا ہے تو اس سے پیش گری کی جاتی ہے احتمالی خطرہ سے بچانے کی کوشش ہے جبکہ دُعا مصائب و مشکلات کی پیش بندی کا ذریعہ بنتی ہے اسی طرح مصائب و مشکلات وقوع پذیر ہونے کے بعد بھی اس صورت میں تبدیلی میں ممد و معاون ہے بعض دفعہ سوء القضاء کو حسن القضاء میں بدلنے کا ذریعہ ہے۔اسی طرح افسون، رقیہ، عزیمہ، طلسم کے بارے بھی کہا جاتا ہے۔

طلسم اور تعویذ میں امتیاز

طلسم کے بارے مفروض توانائی حوادث کو تبدیل کرنے اور شرائط مطلوب کو حاصل کرنا ہے جس کے معمولاً معجزہ اثرات اسے تعویذات سے جدا کرتا ہے۔تعویذ میں حوادث سے پیش گیری کا اثر ہے جبکہ طلسم کا اثر اس سے آگے بھی کا ہے۔اسی وجہ سے تعویذ کو طلسم کی ضعیف ترین صورت قرار دیا گیا ہے یا طلسم سے وسیع تعین میں استفادہ کے ضمن میں تعویذ کو شامل کیا جاتا ہے اسی طرح ایسا بھی ہے کہ تعویذ کے متن کو افسون یا ورد تلقی کیا جائے لیکن تعویذ کو ہر حوالے سے ایک افسون یا ورد نہیں قرار دیا جاسکتا۔

قدیم زمانہ اور تعویذ

مختلف اقوام میں زمانہ قدیم سے تعویذ کا رواج موجود تھا، پرانی تہذیبوں مختلف اشیاء پر تعویذ کندہ ہوتے تھے جیسے خام مواد، پتھر کے ٹکڑے، گھاس کے قطعات، سیپیاں، دانت، جانوروں کی ہڈیاں یا پھر مجسموں، تمثالوں، نقوش، دستی وسائل، فلزات، لکڑیوں سے یا پلید اَرواح کو لینا، شیاطین کو استعمال میں لینا، شریر اور فسادی موجودات کا استعمال، یہ احتمال موجود ہے کہ تعویذ ملفوظ، غیر ملفوظ سب مرسوم تھا یہ معاشرہ میں رائج امر تھا۔

عربی اور اسلامی تہذیب بلکہ دینی تہذیب

اسلام سے پہلے اسرائیلی اور مسیحی تہذیب میں ایسا تھا، توریت اور یہودی کی مقدس اسناد میں، قدیمی اسرائیلیات میں، تعویذ بارے توحیدی جہت دلگیری کا اشارہ ہوا ہے۔

اب بھی تحت اللفظی دو فقروں کو تورات کی عبارات سے لکھ کر چھوٹی چھوٹی ڈبیوں میں قرار دیتے ہیں پھر اسے اپنی پیشانی پر یا بازو پر باندھتے ہیں۔

ایرانی تہذیب

ایران میں قدیم ایام سے تعویذ کا استعمال دیکھا جا سکتا ہے اسلام سے پہلے مختلف اقسام کے تعویذ بہت زیادہ ہیں اور تعویذ کے علاوہ دیگر جادوانہ اعمال بھی موجود ہیں۔ ایران کے دینی اور تہذیبی آداب ورسومات بالخصوص جو عوامانہ زردشتی دین سے لیا گیا ہے اس کے اثرات عربی، اسلامی دنیا میں اور ایران بعد از اسلام پر موجود ہیں اس قسم کے اثرات قابل انکار نہیں ہیں۔

زمانہ جاہلیت قبل از اسلام کی عربی دُنیا

جاہلی دور کے عربوں کی ثقافت میں تعویذ کا استعمال ہوا ہے کہ جن کے ذریعہ مخفی قوات کے اثرات کو زائل کیا جاتا تھا ان میں وہ عقرہ، سحر، رقیہ، تمیمہ اور عزیمہ سے استفادہ کرتے تھے۔ زیانکار ارواح کو استعمال میں لانا، تنجیس کا عمل جیسے مردار کی ہڈیاں، لومڑی کے دانت، شیر کے دانت، یا اور ناپاک اجسام سے استفادہ جو نفرت انگیز ہیں۔ بیزاری کیلئے شریر موجودات سے استفادہ کیا جاتا تھا اس طرح کے تعویذ بچوں کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔ جنات کے شر سے بچنے کیلئے، خاص کر مسافرت کے دوران ان کی پناہ میں خود

کو لے آتے تھے۔ قرآن نے سورۂ جن میں اشارہ کیا ہے اور اس روش کو محکوم کیا ہے۔

رقیہ کا استعمال

رقیہ عربی میں افسون ہے، امراض کے دفع کیلئے، درد کی تسکین کیلئے، سانپوں اور عقارب کو بلوں سے باہر نکال لانا، پریوں اور ڈسنے والے کیڑوں سے محفوظ بنانا، ان کو لکھ کر دم کر کے استعمال ہوتا تھا۔ اس کے ذریعہ زیادہ تر شر کے وقوع سے پہلے اس کا دفعیہ کیا جاتا تھا، البتہ تسامحاً رقیہ کو بعض دفعہ تعویذ اور حرز بارے استعمال بھی کیا گیا ہے۔

عزیمہ

عزیمہ افسون سے ہے، تعویذ کے اصطلاحی معنی سے اس کا واضح فرق موجود ہے، اسے خاص کر سانپ مارنے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا۔

تمیمہ

تمیمہ تعویذ کے مفہوم سے زیادہ نزدیک ہے، تمیمہ کی جمع تمائم ہے اور یہ ان دانوں کو کہا جاتا ہے جنہیں مالا بنا کر اہل عرب اپنے بچوں کے گلے میں لٹکاتے تھے وہ اپنے گمان کے مطابق بُری رُوح اور نظر بد سے ان کو بچاتے تھے۔

تمیمہ کو تعویذ کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ ریٹھے، موتیاں سیاہ وسفید دانے جنہیں ایک لڑی میں پرو دیا جاتا تھا اسے تمیمہ کہتے ہیں اس کا استعمال نظر بد اور بد رُوحوں کے اثرات سے بچنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ (لسان العرب، فتح البادی، ج ۱۰، ص ۱۶۶)

تعویذ کا مقصد

۱۔ بیماری یا نظر بد کا اندیشہ ہوتا تو اس کے شر کو روک دینا۔ عام طور پر تعویذ بچوں،

گھروں، گھوڑوں میں لٹکائے جاتے تھے۔

۲۔ جو بیماری یا نظر بد لگ چکی ہے اسے دُور کرنا۔

۳۔ درد، بدن کا سرخ ہوجانا، بخار وغیرہ کیلئے ان کا استعمال کیا جانا۔

تمائم کی بہت ساری اقسام اور نام ہیں جیسے تولہ، **عُقرہ، شعمہ، ینجلب، عطفہ**۔

اعراب جاہلی میں مختلف تعبیرات آتی ہیں ان میں عطفہ بھی ہے سب سے زیادہ **عوذہ اور معاذۃ** تعویذ کے اصطلاحی معنی کے قریب ہے۔

اسلام میں مختلف الفاظ کا استعمال

اسلام میں درج ذیل الفاظ کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ شمالی افریقہ میں حِرز، حُرز، مشرقی زمین کے عربوں میں **حِجَاب، حَمالہ، حَافظ، حَمائل، عُوذہ، معوذہ**۔ ترکوں میں یافتہ، نسخہ، حمایل۔ فارسی زبانوں میں **تعویذ، دُعا، حمائل**، عام شیعہ مسلمانوں کے درمیان حرز استعمال ہوتا ہے۔

آج کی دُنیا میں تعویذ کا استعمال ماوراء طبیعت اثرات میں کم ہو چکا ہے لیکن اسلام میں شروع میں دیگر اقدام ومِلل کی مانند رواج موجود ہے۔ عام طور پر دراویش دعا نویسی کے عنوان سے اس عمل کو کرتے ہیں خاص کر صوفی مسلک کے لوگ ایسا اپنے مریدوں کیلئے کر دیتے ہیں اور بعض دُعائیں سائل کی درخواست پر لکھ کر دیتے ہیں وہ خصوصی تعویذ ہوتے ہیں۔

رائج تعویذ کے نمونے اور عناوین

اسلامی دُنیا میں جو تعویذ مختلف ناموں سے رائج ہیں نمونہ کے طور پر کچھ اس طرح ہیں:۔

شمالی افریقہ میں حُرز سے استفادہ کرتے ہیں جو ایک چھوٹا سا کتابچہ ہوتا ہے جسے لڑکیوں کے گلے میں لٹکا دیتے ہیں اسے ایک ڈبیہ میں رکھا جاتا ہے، طلائی یا چاندی کی ڈبیہ بنا لیتے ہیں۔

امام ضامن

ہندوستان میں تمام شیعہ سنی مسلمانوں میں امام ضامن ہے اس میں چند سکے ہوتے ہیں جسے ایک کپڑے میں باندھ دیا جاتا ہے اسے کپڑے میں سی دیتے ہیں، مسافرت سے پہلے دائیں بازو پر باندھتے ہیں، آج کل پیسے باندھ دیتے ہیں جسے بعد میں صدقہ کر دیتے ہیں، اس سے منظور امام علی رضا علیہ السلام کو وسیلہ بنانا ہوتا ہے کہ مسافر خطرہ سے محفوظ رہے یا امام مہدی (عج) سے توسل کیا جاتا ہے۔ آذربائیجان میں ''شیشہ دعاسی'' نام کا تعویذ ہے، کاغذ پر لکھ کر مسافر کے بازو پر باندھ دیتے ہیں۔ پورے ایران میں رائج ہے کہ قرآن کی آیت ''**و ان یکاد الذین کفروا لیزلیقونک باابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انه لمجنون و ما ھو الا ذکر للعالمین**'' یا ''**ھذا من فضل ربی**'' کسی پتھر یا لوح پر یا کاغذ پر لکھ کر گھر کے دروازے پر آویزاں کرتے ہیں، گھر میں لٹکاتے ہیں، سفر پر جاتے وقت ورد کرتے ہیں نظر بد کے دفعیہ کیلئے اور خیر وبرکت کے لئے۔ ایران کے بعض علاقوں میں مسافر کو ایک تعویذ کے نیچے سے گزارتے ہیں جیسے ''قلعہ یٰسین یا حلقی یٰسین کہا جاتا ہے''۔ اسی طرح بعض لوگ نحوست دُور کرنے کیلئے پورے قرآن کو باریک حروف میں لکھ کر چھوٹی سے ڈبیہ میں رکھ کر گھر میں لٹکاتے ہیں (چھوٹے حروف میں لکھا ہوا قرآن چھپا ہوا ایک ڈبیہ میں بند عام طور پر مل جاتا ہے۔ حفاظت کیلئے گاڑیوں میں، بچوں کی گردن میں یا مسافر اپنی جیب میں بھی رکھ لیتے ہیں)، خشک کھانسی، کالی کھانسی کے لئے خشک شدہ کدو کی کھال پر ایک تعویذ لکھ کر گردن میں لٹکاتے ہیں۔

اسماء الحسنیٰ کا تعویذ

بہت زیادہ شائع تعویذ ہے کہ اللہ کے ۹۹ اسماء الحسنیٰ کو ایک چھوٹی سے تھیلی یا ڈبیہ میں لکھ کر اپنے پاس رکھتے ہیں۔

عربی ممالک میں بہت سے لکھے ہوئے تعویذوں سے استفادہ ہوتا ہے۔

تعویذات بارے مختلف تقسیمات کر رکھی ہیں کہ کچھ بچوں کیلئے، کچھ بڑوں کیلئے، کچھ عورتوں کیلئے تعویذ قرار دیئے جاتے ہیں۔

جنات کے دفعیہ کیلئے

جنات کے دفعیہ کے لئے ''**بسم اللہ الرحمن الرحیم فاللہ خیر حافظاً وھو ارحم الراحمین**''۔(سورہ یوسف، ۶۴)

بعض تعویذ نویس سادہ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔اسی طرح بعض تعویذ نویس کچھ ایسے کلمات جو مفہوم ہوتے ہیں اور کچھ غیر مفہوم ہوتے ہیں اور بعض اوقات تو تمسخر آمیز الفاظ کو سادہ عوام کیلئے لکھ کر دیتے ہیں اور خوب پیسے بٹورتے ہیں اور انہیں منع کرتے ہیں کہ وہ ان کو کھول کر نہ دیکھیں وگرنہ ان کا اثر ختم ہو جائے گا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان تعویذات کو پڑھے لکھے افراد کو مت دکھاؤ وگرنہ ان کا اثر ختم ہو جائے گا۔

افریقہ میں

افریقہ میں عربی اخبارات سے ایک ٹکڑا کاٹ کر ایک ڈبیہ میں تعویذ بنا کر دے دیتے ہیں پھر اسے دیہاتیوں میں فروخت کرتے ہیں۔

ایک تعویذ بناتے ہیں ''دست فاطمہ'' جو ایک کھلا پنجہ ہوتا ہے اسے عرب فاتحان دور دراز کے جزائر میں لے گئے۔لاطینی امریکہ میں بھی ایسے تعویذ رائج ہیں۔

تعویذات کی شرعی حیثیت

بہر حال قسم قسم کے تعویذات مسلمانوں میں رائج ہیں کچھ کی شرعی حیثیت مشکوک ہے۔کچھ اقسام واضح طور پر ناجائز ہیں البتہ ایسے تعویذات جو قرآنی آیات یا صحیح منقول دُعاؤں پر مشتمل ہیں ان کو استعمال کر سکتے ہیں جیسا کہ بعد میں فقہاء کے فتاویٰ میں آئے گا۔

عزیمہ اور افسون

عزیمہ بھی افسون سے تھا جس کا تعویذ کے اصطلاحی معنی سے واضح فرق ہے سانپ کو مارنے کیلئے اس کا استعمال ہوتا تھا عربی اور فارسی اشعار میں اس کا بہت ذکر ہوا ہے۔

تمیمہ اور تعویذ کا تعلق

تمیمہ تعویذ کے مفہوم کے زیادہ نزدیک ہے دھاگہ کو گرہیں دے کر بچوں اور عورتوں کے گلے میں ڈالا جانا نظر بد سے بچاؤ کیلئے، حسد (النفس) کے برے اثرات کے توڑ کیلئے ،اس کے باوجود جاہلی تہذیب میں گرہیں لگانے سے جلب منفعت یا طبائع اور نفوس میں تغیر وتبدل لانے کیلئے استعمال ہوا ہے۔تمیم کی جمع تمائم ہے اور تمائم کی اقسام سے تولہ، عُقرہ یَنجلب، خَصمہ عَطفَہ بیان کر سکتے ہیں۔

جادو اور طلسم کے اثر کو زائل کرنے کیلئے اوراد اور اعمال

جادو اور طلسم کے اثر کو زائل کرنے کیلئے سورۃ الرحمن کی آیت نمبر ۷۰ ''**یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السماوات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان**'' پانی پر پڑھے، پانی کسی بالٹی میں ہو پھر اس سے نہالے۔البتہ

نہانے والا پانی کسی طشت میں اکٹھا کر کے نہائے اور کسی درخت یا پودے کیلئے ڈال دے اور اگر کسی گھر یا کمرے پر جادو والے اثرات ہوں تو وہ پانی اس کمرے یا گھر کے کونوں میں ڈال دے۔ اس عمل سے جنات سے بچاؤ بھی ہے، جن زدہ پر پانی چھڑکنے اور اس پر چھڑکنے سے اسکا اثر زائل ہو جائے گا۔

اضطراب اور ذہنی پریشانی کو دُور کرنے کیلئے

ہر قسم کے اضطراب، ذہنی پریشانی، ڈپریشن کی صورت میں دل کی توجہ کے ساتھ اس آیت کو چودہ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

''ماشاءاللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم''

سینہ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ سورۂ رعد کی آیت ۲۸۸ قبلہ رُخ ہو ہر دل کی توجہ کے ساتھ پڑھے:

''الذین امنوا وتطمئین قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئین القلوب''

سونے سے پہلے سورۂ عنکبوت پڑھیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا عظیم دستور

میں حیران ہوتا ہوں کہ جس شخص کو چار چیزوں کا ڈر رہتا ہے وہ چار کلمات سے فائدہ کیوں نہیں اُٹھاتا۔

۱۔ جس پر ڈر اور خوف غالب رہتا ہے وہ سورۂ مبارکہ آل عمران کی آیت ۱۷ پڑھے:

''حسبنا اللہ و نعم الوکیل''

۲۔ جو شخص اندوہ غمگین ہے، غمزدہ ہے تو وہ یہ پڑھے:

''لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین'' (سورۂ انبیاء، آیت ۸۸)

۳۔ جس پر مکر وحیلہ کیا گیا جس کے خلاف سازش کی گئی ہو تو وہ سورۂ غافر کی آیت ۴۴ پڑھے: ''افوض امری الیٰ اللہ ان اللہ بصیر بالعباد''

۴۔ جو دُنیا اور دُنیا کی خیر چاہتا ہے اس سے استفادہ کا طالب ہے سورۂ کہف کی آیت ۳۹ پڑھے: ''ماشاء اللہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ''۔ (بحار الانوار، جلد ۹۰، ص ۱۸۴ تا ۱۸۵)

خوف وڈر کیلئے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے تنہائی میں خوف وڈر لگنے کیلئے، وحشت زدگی سے بچنے کیلئے سینے پر ہاتھ رکھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بعد سات مرتبہ پڑھے:

''اعوذ بعزۃ اللہ اعوذ بقدرۃ اللہ اعوذ بجلال اللہ اعوذ بعظمۃ اللہ اعوذ بجمیع اللہ، اعوذ برسول اللہ، اعوذ باسماء اللہ من شر ما احذرو من شر ما اخاف علیٰ نفسی''۔

ازدواج کی جلدی کیلئے اور موردنظر میں کامیابی

ازدواج کیلئے درج ذیل ختومات کی سفارش کی گئی ہے: درج ذیل سورتوں کو پڑھا جائے:

سورۂ الفلق (۷ مرتبہ)، سورۂ الناس (۷ مرتبہ)، سورۂ الاخلاص (۱۷ مرتبہ)، سورۂ طٰہٰ (۲ مرتبہ)، سورۂ الکافرون (ایک مرتبہ)

ازدواج کیلئے

ازدواج کیلئے جولڑکے لڑکیاں پریشان ہیں ایک ہفتہ کیلئے درج ذیل ختم کریں:۔

۱۔ ستر(۷۰)مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔

۲۔ ستر(۷۰)مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔

۳۔ ستر(۷۰)مرتبہ سورۂ الناس پڑھے۔

۴۔ ستر(۷۰)مرتبہ سورۂ فلق پڑھے۔

اللہ تعالیٰ کے اذن سے مثبت نتائج نکلیں گے۔

بیٹیوں کی شادی کیلئے

مرحوم کاشانی فرماتے ہیں:

''بیٹیوں کی شادی کیلئے دو رکعت نماز پڑھیں، سلام کے بعد ایک سو مرتبہ ''یا لطیف'' پڑھے۔(معراج الذاکرین،ص ۱۸۳)

ازدواج کی مشکل حل کرنے کیلئے

ازدواج کی مشکل حل کرنے کیلئے شب جمعہ دو رکعت نماز حاجت صبح کی نماز کی طرح پڑھیں پھر ۳۱۳ مرتبہ سورۂ الم نشرح شہداء بدر کی تعداد برابر پڑھے اس کے بعد دس مرتبہ پھر سورۂ الم نشرح پڑھے اس کے بعد یہ دُعا پڑھے:

''**اللھم اشرح صدور اولاد آدم و بنات حواء اللھم ارزقنی الرجل الصالح الذی تحبه و ترضاه**''۔ اگر مرد ہوتو یہ دُعا اس طرح پڑھے ''**اللھم اشرح صدور اولاد آدم و بنات حواء اللھم ارزقنی الزوجة الصالحة التی تحبها و**

ترضی عنها''۔ تین شب جمعہ عمل کو جاری رکھے انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔

شوہر کی محبت حاصل کرنے کیلئے

شوہر کی محبت حاصل کرنے کیلئے سورۂ توبہ کی آیت:۱۱۱ کا ورد کیا جائے۔

اچھا مقام حاصل کرنے کیلئے

جو شخص چاہتا ہے یا جو عورت چاہتی ہے کہ اپنے تمام تعلق داروں سے اس کا اچھا مقام ہو سب اس سے پیار کریں تو وہ روزانہ ۴۰۰ مرتبہ ''**بسم اللہ الرحمن الرحیم**'' اس نیت سے پڑھے۔

قرض کی ادائیگی کیلئے

قرض کی ادائیگی کیلئے دُعائے سیفی صغیر(دعائے قاموس) ۹۹ مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے سبیل پیدا کرے گا۔

فقہاء امامیہ سے کئے گئے چند سوالات اوران کے جوابات

موجودہ دور کے مشہور امامیہ فقہاء حضرت آیت ا...... سید علی خامنہ ای، آیت ا......السید علی سیستانی، آیت ا...... شیخ ناصر مکارم شیرازی، آیت ا...... الشیخ حافظ بشیر حسین نجفی سے تعویذات، دعا نویسی اور اس طرح کے امور بارے سوالات ہوئے ہیں۔ ذیل میں سوالات اور جوابات دیئے جا رہے ہیں تا کہ جو کام شرعاً جائز ہے اسے انجام دیا جائے اور جو نا جائز ہے اسے چھوڑا جائے۔

سوال: کیا دُعا لکھنے کے عوض میں پیسے وصول کرنا اور پیسے دینا جائز ہے؟

جواب: جو دُعائیں معتبر کتب میں وارد ہوئی ہیں ان کے لکھنے کی اجرت کے عنوان سے کچھ مقدار میں پیسے دریافت کرنا بلا اشکال ہے۔

سوال: ایسی دُعائیں جن کے بارے لکھنے والے دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ دُعائیں قدیمی کتابوں سے نقل ہوئی ہیں تو ان کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیا شرعی اعتبار سے ایسی دُعائیں معتبر ہیں؟ ان کی طرف رجوع کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگرتو دُعائیں آئمہ اطہار علیہم السلام سے نقل اور روایت ہوئی ہو یا ان دُعاؤں کے مضامین برحق ہوں تو ایسی دُعاؤں سے تبرک حاصل کرنا بلا اشکال ہے اسی طرح جو دُعائیں سندیت کے اعتبار سے مشکوک ہوں کہ معصوم علیہ السلام کی ہیں یا نہیں تو ایسی دُعاؤں سے اس اُمید سے تبرک لینا کہ ہوسکتا ہے کہ معصومؑ نے یہ دُعائیں پڑھی ہوں تو اس میں اشکال نہ ہے۔

سوال: دُعا لکھنے والوں اور فال نکالنے والوں کی جانب سے رجوع کرنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: ایسی دُعائیں جو معتبر دلیل کے وسیلہ سے آئمہ معصومین علیہم السلام سے نقل ہوئی ہیں ان کو لینا اور ان دعاؤں کو لکھنے کی اجرت لینا اشکال نہیں رکھتا لیکن ایسے دُعا نویس جو مختلف شکلوں میں دعائیں تحریر کرتے ہیں اور ایسے منابع سے نقل کرتے ہیں جن کا شرعی اعتبار نہ ہے تو ایسی دعاؤں کا نقل کرنا اور ان کے لکھنے پر اجرت لینا جائز نہیں ہے اور اس سے حاصل شدہ مال کھانا اور استعمال میں لانا حرام ہے۔

سوال: کیا دُعا نویس کے پاس رجوع کرنا اشکال رکھتا ہے؟ سحر اور جادو کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: دُعا نویس کے پاس رجوع کرنے میں اشکال نہیں ہے لیکن سحر اور جادو جائز نہیں ہے۔ (البتہ ایسا دُعا نویس جو معتبر منابع سے صحیح دُعائیں اور اوراد نقل کرتا ہو، مشکوک افراد اور دھوکہ بازوں سے دُور رہا جائے۔)

سوال: بعض افراد کچھ لوگوں کے پاس جاتے ہیں جو دُعا گیر یا کسی اور نام سے معروف

ہیں، وہ ان سے جا کر کہتے ہیں کہ وہ ان کے لئے سر کتاب کھولیں۔ آپ بتائیں کہ کتاب کھولنا یا سر کتاب نکالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا عمل جائز نہیں ہے۔

سوال: میری بیوی دُعا کروانے کے لئے ایک سیدزادی کے پاس گئی ہے، اس سیدزادی نے اس سے دُعا کرنے کیلئے دو لاکھ ساٹھ ہزار تومان مانگے ہیں جب میں نے اپنی بیوی پر اعتراض کیا تو انہوں نے مجھے ڈرایا کہ وہ سیدزادی نفرین کر دے گی اور ہمیں نقصان ہوگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس بارے میری راہنمائی کریں۔

جواب: آپ اس سے کہیں کہ مکار اور چالاک لوگوں کے دھوکہ میں نہ آئیں، ایسی باتوں کے پیچھے مت جائیں۔ ہم آپ کو یہ وصیت وسفارش کرتے ہیں کہ تمام پریشانیوں سے نکلنے کیلئے اول وقت میں نماز پڑھو بالخصوص صبح کی نماز اول وقت میں پڑھیں، صبح کی نماز کے بعد دایاں ہاتھ سینے پر رکھ کر ستر مرتبہ یا فتاح پڑھیں اس کے بعد ۱۱۰ مرتبہ صلوٰۃ پڑھیں بعض اوقات لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو پڑھیں۔ روزانہ تھوڑا سا صدقہ دیں۔ یہ عمل کرنے سے آپ کی مشکلات حل ہوں گی۔

سوال: دُعا نویسی کے بارے شارع مقدس کی رائے کیا ہے؟ کیا اسلام میں دُعا نویسی نام کی کوئی چیز ہے؟

جواب: جو دُعائیں آئمہ معصومین علیہم السلام سے آئی ہیں اور معتبر کتابوں میں موجود ہیں تو ان کے لکھنے میں اشکال نہ ہے لیکن مفاد پرستوں نے بطور ایک ہنر و پیشہ جو کام شروع کر رکھا ہے تو ایسا عمل جائز نہیں ہے۔

سوال: بعنوان کسب و کار دعا نویسی اور اس کے عوض پیسے لینا اجرت کے طور پر یا ہدیہ کے عنوان سے تو یہ جائز ہے؟

جواب: اگر تو شریعت میں نقل شدہ دُعائیں ہوں تو کوئی مانع نہیں لیکن خرافاتی (بے مدرک) دُعانویسی ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں۔

سوال: ایک شخص ہے جو معمول کی زندگی گزار رہا ہے کہ اچانک وہ بہت ساری مشکلات میں گرفتار ہو جاتا ہے یکدم اس پر افسردگی، بے آرامی، اعصاب کا تناؤ، کم خوابی، بے حوصلگی سے اس کی زندگی کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ اعصاب کے ماہر ڈاکٹروں کے پاس رجوع کیا ہے نفسیات کے ماہرین سے بھی رابطہ کیا گیا لیکن اس کی حالت میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اس حالت میں وہ ایک مشہور جادوگر کے پاس رجوع کرتا ہے وہ کافی کوشش اور محنت کے بعد اس کو بیان کرتا ہے کہ تیرے اوپر کسی نے جادو کر دیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ تیری زندگی کے خاتمہ کا سبب بن جائے۔ وہ مشہور جادوگر ایک اور کی مدد سے کچھ تعویذ اور لکھی ہوئی دعائیں خفیہ جگہ سے کشف کرتا ہے کہ ان پر اس شخص کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اس کے اندر عجیب چیزیں دوسری بھی ہوتی ہیں جیسے فولاد، سویاں، ہڈیاں اور اس قسم کی اور چیزیں جو ایک پلیٹ میں رکھی گئی تھیں۔ ساحر باوجود یکہ اس شخص سے واقف نہ ہے اس شخص کا نام بتاتا ہے جس نے یہ سب کچھ کیا ہوتا ہے اس آدمی نے بھی ساحر کی بات کا یقین کر لیا کہ یہ تمام بدبختیاں اور مشکلات جس کا اسے سامنا ہے اس شخص کی طرف سے ہیں جس کا نام ساحر نے بتا دیا ہے۔ اب اس صورتحال میں کہ اس کی زندگی پوری کی پوری درھم برھم ہو چکی ہے البتہ ان کاغذات اور چیزوں کے کشف کرنے اور ان کو ضائع کرنے کے بعد اس کی حالت بہتر ہوئی ہے اگر ساحر کی مدد اس کے لئے نہ ہوتی تو اس کی زندگی ختم تھی۔ سوال یہ ہے کہ جو شخص ان حالات کا سبب بنا ہے وہ مسحور شخص کو کس قدر تاوان ادا کرے؟

جواب: ساحروں کی بات کا اعتماد مت کرو اور اس پر توجہ نہ دو۔ میں تمہیں ایک دستور دیتا ہوں اس پر عمل کرو تمہاری حالت بہتر ہو جائے گی۔ نمازوں کو بالخصوص صبح کی نماز اول وقت

میں پڑھو۔ نماز صبح کے بعد سینے پر دایاں ہاتھ رکھو اور یا فتاح ستر مرتبہ پڑھو، پھر ستر مرتبہ صلوۃ بھیجو۔ ہر دن اور رات میں پانچ مرتبہ آیت الکرسی پڑھو اور اپنے اوپر دم کرو۔ جب بھی ذہنی پریشانی ہو تو **لا حول و لا قوۃ الا باللہ** پڑھو، چالیس دن ایسا کرو، انشاء اللہ تمہاری مشکل حل ہو جائے گی۔

سوال: جو شخص بعض کتابوں میں نقل شدہ دعاؤں کو سر درد کی شفاء یا اس قسم کیلئے دعائیں لکھے اور اس کی اجرت وصول کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی دعائیں جو معتبر کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں ان کو لکھ کر دینا اور اجرت لیتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ دعاء نویسی کے عنوان سے دھوکہ دیتے ہیں۔ ہم کیا کریں کہ جان سکیں کہ کون سا عمل دھوکہ اور خلاف اسلام ہے اور کون سا عمل اسلام کے مطابق؟

جواب: اگر دعا نویسی والے افراد صاحب علم و دانش ہوں، معتبر کتابوں سے استفادہ کرتے ہوں تو ان کی دعا نویسی صحیح ہے اس کے علاوہ ان پر اعتماد کرنا صحیح نہیں ہے۔

سوال: کیا دعا نویس کے پاس جانے میں اشکال ہے اور کیا آپ دعا نویسوں کی تائید کرتے ہیں؟

جواب: دھوکہ بازوں، شاطروں، چکر بازوں سے دھوکہ مت کھاؤ اور ان کی باتوں کے پیچھے نہ جاؤ۔ میں آپ کو یہ نصیحت و وصیت کرتا ہوں آپ کوشش کرو کہ تمام نمازوں کو بالخصوص صبح کی نماز کو اول وقت میں پڑھا کرو۔ صبح کی نماز کے بعد دایاں ہاتھ سینے پر رکھ کر یا فتاح ستر مرتبہ پڑھا کرو اس کے بعد ایک سو دس مرتبہ صلوٰۃ پڑھا کرو۔ کبھی کبھار لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر بھی دہرایا کرو۔ روزانہ چاہے تھوڑی مقدار میں صدقہ دیا کرو، انشاء اللہ یہ

کام آپ کی مشکلات کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

تعویذات ودم اور گلے میں تعویذ لٹکانے کا جواز بارے اہلِ سنت مفسرین کے بیانات

قرآن پاک میں بیماریوں سے شفاء ہے

قرآنِ کریم ہمارے لئے نہ صرف ایک بہترین ضابطہ حیات (یعنی زندگی گزارنے کا قاعدہ) ہے بلکہ اسی میں ہمارے لئے دنیاو آخرت کی نجات ہے۔ اس کی برکت سے جسمانی ورُوحانی بیماریاں دُور ہوتی ہیں، جہالت اور گمراہی کی تاریکیاں کافور ہوتی ہیں، بدعقیدتی اور بداخلاقی جاتی رہتی ہے اور خوش عقیدتی، خوش اخلاقی اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔ (بنی اسرائیل، آیت: ۲۸۔ از کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کے تحت مفسرِ قرآن امام فخرالدین رازی فرماتے ہیں: ''قرآن کریم ہر طرح کی بیماریوں سے شفا عطا فرماتا ہے وہ روحانی امراض ہوں چاہے جسمانی، قرآنِ کریم کا امراضِ روحانیہ کے لیے شفا ہونا تو ظاہر ہے ہی اس کی تلاوت کی برکت سے بکثرت امراضِ جسمانیہ سے بھی شفا حاصل ہوتی ہے۔'' (تفسیر کبیر، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۲۸، ۷ / ۰۹۳ ملخصاً)

(اسی آیت کے تحت دیگر مفسرین عظام نے جہاں یہ ارشاد فرمایا کہ) قرآن مجید

سے امراضِ ظاہرہ اور باطنہ، ضلالت و جہالت (گمراہی ولاعلمی) وغیرہ دُور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے، اعتقاداتِ باطلہ واخلاقِ رذیلہ (غلط عقیدے اور بُرے اخلاق) دفع ہوتے ہیں اور عقائد حقہ و معارف الٰہیہ و صفاتِ حمیدہ و اخلاقِ فاضلہ (صحیح عقیدے، اللہ تعالیٰ کی معرفت و پہچان، بہترین صفات اور زبردست اَخلاق) حاصل ہوتے ہیں (خزائن العرفان، ص ۱۴۵) وہیں مفسرِ قرآن علامہ ابنِ عطیہ اُندلسی نے یہ بھی فرمایا کہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آیتِ کریمہ میں شِفَآءٌ سے دم اور تعویذات کے ذریعے بیماریوں میں قرآنِ پاک کا فائدہ مند ہونا مراد ہے۔ (تفسیر المحرر الوجیز، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۸۰۴۴۰۳، ۸۲)

مُفَسِّرین عظام کی مندرجہ بالا تصریحات سے پتہ چلا کہ قرآنِ مجید پورے کا پورا شفا ہے لیکن بعض سورتوں کے متعلق احادیثِ مبارکہ میں صراحتاً (یعنی واضح طور پر) مختلف بیماریوں سے شفا کا بیان فرمایا گیا جیسا کہ سورہ فاتحہ کے متعلق ارشاد ہے: حضرت سیّدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حضور سراپا نور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وآلہ نے فرمایا: اے جابر کیا میں تجھے قرآن میں نازل شدہ سب سے اچھی سورت نہ بتادوں؟ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ۔ تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا یہ سورۂ فاتحہ ہے مزید فرمایا: ''اس میں ہر مرض کے لیے شفا ہے۔'' (**شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الإیمان هو باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور و الآیات، ۲ / ۴۴۹، حدیث: ۷۲۶۳۲**)

مُحَدِّثینِ کرام نے قرآنِ مجید کی آیات بیماروں پر پڑھ کر دم کرنے کی بھی کئی روایات نقل فرمائی ہیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عَنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھ کر دم

فرماتے۔ (مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ص ۵۰۲۱، حدیث: ۲۹۱۲)

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ بیان فرماتے ہیں: ایک بار چند صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سفر میں تھے، ان کا گزر عربوں کے ایک قبیلہ کے پاس سے ہوا، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا تھا، قبیلے والوں نے اس کی صحت کے لیے بڑے جتن کیے لیکن کسی چیز سے فائدہ نہ ہوا، پھر ان میں سے کسی نے کہا: تم اس (صحابہ کرام کی) جماعت کے پاس جاؤ، ہوسکتا ہے ان کے پاس کوئی نفع بخش چیز ہو۔ وہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے، ہم نے اس صحتیابی کے لیے ہر قسم کی کوشش کر لی ہے مگر کسی چیز سے فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہے؟ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہ نے فرمایا: ہاں! اللہ کی قسم میں دم کرتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے مہمانی طلب کی تو تم نے انکار کر دیا تھا، لہٰذا اب میں اس وقت تک تمہارے سردار کو دم نہیں کروں گا، جب تک تم مجھ سے اس کی اجرت نہ مقرر کرلو۔ اس پر انہوں نے بکریوں کی ایک معین تعداد پر صلح کر لی، پھر وہ صحابی گئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یعنی سورہ فاتحہ) پڑھ کر اس پر دم کیا تو وہ سردار بالکل تندرست ہو گیا اور اس طرح چلنے لگا گویا اسے کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ پھر ان قبیلے والوں نے جو بکریوں کی تعداد مقرر ہوئی تھی وہ دے دیں۔ بعض صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کہا: ''ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔'' بعض نے کہا: نہیں! یہ دم کی اجرت ہے ہم اس کو اس وقت تک تقسیم نہیں کریں گے جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان نہ کر دیں، پھر دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں کیا حکم فرماتے

ہیں؟ جب صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس نے بتایا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے درست کیا ان کو آپس میں تقسیم کرلو اور اس میں سے میرا حصہ بھی دو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیے۔ **(بخاری، کتاب الاجارۃ، باب مایعطی فی الرقیۃ علی احیاء العرب بفاتحۃ الکتاب، ۲/۹۶، حدیث: ۶۷۲۲)**

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن عیسٰی ترمذیؒ روایت نقل فرماتے ہیں: بے شک رسول اللّٰہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو وہ یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

تو شیاطین اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ اپنے بالغ بچوں کو اس دعا کی تلقین فرماتے اور جو نابالغ بچے ہوتے ان کے لیے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر گلے میں لٹکا دیتے تھے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التسبیح الخ، ۵/ ۲۱۳، حدیث: ۹۳۵۳)

مُحَقِّق عَلَی الِاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں ''اس حدیث سے گردن میں تعویذات لٹکانے کا جواز معلوم ہوتا ہے، اس باب میں علماء کا اختلاف ہے، مختار یہ ہے کہ سیپیوں اور اس کی مثل چیزوں کا لٹکانا حرام یا مکروہ ہے لیکن اگر تعویذات میں قرآن مجید یا اللہ تعالیٰ کے اسماء لکھے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔'' (اشعۃ اللمعات، کتاب اسماء اللہ تعالی، باب الاستعاذۃ، ۲/ ۷۰۳)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہ رَحمَۃُ الرَّحمٰن

فرماتے ہیں: جائز تعویذ کہ قرآن کریم یا اسمائے الٰہیّہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ناموں) یا دیگر اذکار و دَعوات (دُعاؤں) سے ہو اس میں اصلاً حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی مقام میں فرمایا کہ:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُم اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَنْفَعْہُ

یعنی تم میں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچا سکے (تو اسے نفع) پہنچائے۔ (فتاویٰ افریقہ،ص۸۶۱)

......☆......☆......☆......☆......☆......

ساری بحث کا نتیجہ

سحر اور جادو، تعویذات و دُعا نویسی بارے گزشتہ صفحات میں تفصیلی بحث کے بعد اس نتیجہ کو لیا جاسکتا ہے:۔

۱۔ سحر و جادو اپنی تمام اقسام و اشکال وعناوین سمیت ناجائز ہے۔ اس کا استعمال کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اسے رواج دینا، ایسے اعمال کی حوصلہ افزائی کرنا، اس کی اشاعت کرنا، اس کی تمام صورتیں اور شکلیں گناہ ہیں۔ اس کی ممنوعیت کیلئے قانون سازی ہونی چاہئے۔

۲۔ سحر اور جادو کے فن کو اس نیت سے سیکھنا کہ ضرورت پڑنے پر مسحور شخص اور جو جادو کے اثر تلے آچکا ہے اسے نجات دی جائے تو اس کی اسی مقصد کیلئے محدود حد تک اجازت ہے۔

۳۔ ساحر و جادوگروں کی باتوں پر یقین کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ان کی ہدایات پر عمل کرنا چاہئے، ان پر بھروسہ کرنا صحیح نہیں اور ان کی باتوں کو خاطر میں نہ لایا جائے۔

۴۔ جنات کے اثرات سے بچنے کیلئے یا شیاطین کے شکنجوں سے نکلنے کیلئے معتبر کتابوں میں درج شدہ دعاؤں یا قرآنی آیات سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ ساحروں، شعبدہ بازوں، فال گیروں، طلسمات والوں سے رجوع کرنا اور ان کی ہدایات پر عمل کرنا ناجائز ہے۔

۵۔ مختلف بیماریوں سے شفاء یابی کیلئے اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا جائے، دُعائیں پڑھی جائیں، معتبر کتابوں میں نقل شدہ قرآنی دعائیں، قرآنی آیات کو پڑھا جائے۔ غیر معتبر دعائیں پڑھنا، نامفہوم الفاظ کو استعمال میں لانا صحیح نہیں ہے۔

٦۔ معتبر کتابوں میں سے بیماریوں کی شفاء یابی کیلئے یا مختلف کاموں میں آسانی کیلئے دعائیں لے کر پڑھنا، معتبر کتابوں میں درج شدہ دعاؤں، قرآنی آیات و اسماء الٰہی پر مشتمل تعویذ لکھنا، دعائیں لکھنا، لکھی ہوئی دعاؤں کو برکت کیلئے اپنے پاس رکھنا، قرآن کو اپنے پاس رکھنا۔ اس کی اجازت ہے۔

٧۔ جو لوگ غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں، مستقبل کے حالات بیان کرتے ہیں، فال نکال کر بخت و بدبختی بتاتے ہیں، سعد و نحس گھڑیوں پر اعتماد کر کے اپنے معاملات کو چلانے کی ہدایت کرتے ہیں، تو ایسا کرنا جائز نہیں۔ تمام امور کو اللہ کے سپرد کیا جائے، ہر معاملہ میں اللہ کو اپنا وکیل قرار دیا جائے جو اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ جیسی تعلیمات حضور پاکؐ اور آپ کی اہل بیت اطہار علیہم السلام نے ہمارے لئے دعائیں دی ہیں ان پر عمل کیا جائے اور اس سے تجاوز نہ کیا جائے۔

فقہی مسالک کی رائے

شرعی نقطۂ نظر جاننے کیلئے ان مطالب پر تمام فقہی مسالک کا اتفاق ہے جو کچھ اس وقت جگہ جگہ بورڈ لگا کر پیشہ ور حضرات بیٹھے ہیں اور سادہ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور سبز باغ دکھا کر اپنی جیبیں بھرتے ہیں تو ایسے شاطروں، دھوکہ بازوں، مکاروں سے دُور رہنا چاہئے اور ایسے افراد کے پاس جانے والوں کو سمجھایا جائے کہ ایسے لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں اور نہ ہی ان کی باتوں پر عمل کریں اور سادہ عوام کو ان کے شر سے بچانے کیلئے بھی قانون سازی کی جائے اور ایسے اعمال کرنے والوں کیلئے سزا بھی رکھی جائے۔

☆☆☆☆☆

منابع و مآخذ

- تفسیر نمونہ (ناصر مکارم شیرازی)
- معجم مقاییس اللغہ (سحر)
- المکاسب (شیخ مرتضیٰ انصاری)
- التفسیر الکبیر (فخر رازی)
- تفسیر نسیم (عبداللہ جوادی آملی)
- مجمع البیان
- الکشاف
- المیزان (محمد حسین طباطبائیؒ) ترجمہ: محمد باقر موسوی ہمدانی
- بحار الانوار (محمد باقر مجلسیؒ)
- مستدرک الوسائل
- وسائل الشیعہ (حر عاملیؒ)
- لغت العرب
- الدر المنثور
- ینابیع المودۃ
- تحریر الوسیلہ
- منہاج الصالحین
- توضیح المسائل از مراجع عظام

☆☆☆☆☆